حسب ضرورت اردو ادب و خواہش عام پبلک

LIBRARY
MA

۱۰ احسن

دیوان حضرت تعشق علیہ الرحمہ

LYTTON LIBRARY
ALIGARH
MUSLIM UNIVERSITY

مجلس سعی ایڈیٹر معیار طبع ہو کر لکھنؤ از اہتمام مکرم شائع

مطبوعہ شام اودھ پریس باہتمام محمد سجاد حسین لکھنؤ

حسد سے دل اگر افسردہ ہی گرم تماشا ہو
کہ چشم تنگ شاید کثرت نظارہ سی وا ہو

معیار لکھنؤ کا یہ وہ نامور اور مستند ماہوار رسالہ ہے کہ جسنے آج سو پچاس برس کے بعد میر و غالب کے گہری نیند سوئے ہوے رنگ شاعری کو اپنی معجزنما کوششوں کے ذریعہ سے جگانیکی طرح جگا دیا اور نہایت شایستگی و آزادی سے اہل تمیز کو دکھا دیا کہ میں ہوں میں ہوں تمام اردو شاعری کا قابل تقلید معلم میرے اجتہادات ایسے نہیں کہ کوئی عقل سلیم چون و چرا کر سکے اے تو سہی جو آگ روز رسالہ ہی اردو مملکت میں میرا ہی سکہ رائج الوقت نہ سمجھا جائے اور یہ میرے ہی فرمان کا خلاصہ ہے کہ میری بیعت کرو یا شاعری چھوڑ دو۔ دعوی کے ساتھ کہا جاتا ہے کہ میں اپنی طرز کا آپ موجد ہوں اور اسوقت اردو شاعری کی اصلاح میرے ہی دم قدم سے ہو رہی ہے ملک کے بڑے بڑے قابل حضرات کو مینے اپنی طرف متوجہ کر لیا۔ ہر اہل سخن اور ماہر فن سے میرا خطاب ہے کہ اگر آپکو اچھے اشعار اور عمدہ مضامین کے دیکھنے کا ذوق ہے تو ادھر دیکھئے۔

موجودہ فہرست مضامین درج ذیل ہے۔
۱ غزلیات (بقید قوافی و تقابل قوافی بغرض موازنہ کلام)۔
۲ تنقید کلام اساتذہ سابق و حال۔
۳ (مختلف مفید مضامین نظم و نثر۔)
۴ جسمیں ابتدا سے حضرت غالب کی ہر طرح پر شعراے حال کا کلام بطریق دور مشاعرہ ہوا کرتا ہے۔
۵ عام سالانہ عہ/ خاص ہے،

ایڈیٹر۔ لکھنؤ نخاس جدید

مجموعۂ کلام حضرت تعشق مرحوم

آپ کا سید صاحب نام تخلص تعشق آپ جناب محمد مرزا آغا صاحب متخلص انس جو کہ شاگرد رشید حضرت ناسخ علیہ الرحمہ کے تھے اونکے چھوٹے صاحبزادے تھے گو آپ کے خاندان والا دودمان میں حضرت انس سے جناب جناب رشید تک سب کمالاے روزگار ہو سمجھے گیے. خصوص حضرت عشق مرحوم کہ آپ اپنے دور میں یکتا محقق فن تھے سیکڑوں بند کے مرثیہ کو عیوب شاعری سے پاک رکھنا اسکے موجد آپ ہی تھے اور واقعی یہ ایسا ہی اہم کام تھا کہ آپ کے بعد پھر کسی سے نہ چل سکا حضرت عشق حضرت تعشق مرحوم کے حقیقی بڑے بھائی تھے اور اب جناب سید مصطفےٰ عرف پیارے صاحب رشید آپکے حقیقی برادر زادے بفضلہ موجود ہیں یہ بھی اک صاحب کمال مسلم الثبوت اوستاد مانے جاتے ہیں اور بلاشبہہ اصناف سخن میں اپنی نظیر آپ ہیں لکھنو کی خاص زبان یعنے اردوے معلےٰ اسوقت تک آپ ہی کے خاندان میں محفوظ ہے نئی تعلیم کا جو زبان پر بلا امتیاز اثر پڑ رہا ہے اوس سے یہ خاندان ابھی تک بے نیاز ہے اس خاندان کی خوشگوئی کے متعلق جناب مولوی میر مہدی حسین صاحب ماہر کا ایک مقولہ مجھے یاد آگیا ہے لہذا حوالۂ قلم کرتا ہوں. جناب ماہر ایسا نازک خیال و عالی دماغ شاعر سے میں نے خود یہ کہتے سنا کہ خوشگوئی جسکا نام ہے وہ رکاب گنج[عہ] کی لونڈی ہے -

حضرت تعشق بوجہ اپنی خوشگوئی کے اصناف شعر میں تمام متاخرین میں اک نمایاں قابل غبطہ شاعر گذرے ہیں آپ کی نسبت کیا خوب اور بالکل درست جناب عزیز لکھنوی نے اپنے عالم ارواح کے مشاعرے میں اظہار رائے کیا ہے کہ یہی وہ شاعر ہے جسکو ہم تمام خوش گویان اہل دہلی کے مقابل میں تن تنہا پیش کرتے ہیں ۔

آپ نے اپنی عمر کا کافی حصہ مجاورت کربلاے معلےٰ میں گذارا. آپ کے کلام کا زیادہ حصہ مرثیہ سلام رباعی کا ہے غزل گوئی کم کی تاہم جسقدر بھی حصہ غزلیات کا ہے وہ کمیاب نہیں بلکہ نایاب زمانہ ہے حسن اتفاق اور اردو ادب کی خوش قسمتی سے ایک مجموعہ آپکے کلام کا دستیاب ہو گیا جسکو ملک میں پیش کرتے میں بجائے خود نازاں ہوں کہ اگر کوئی مجھسے اردو کی خدمت ہو سکی ہے تو وہی ہے کہ میں اوس کلام کو پردۂ خفا سے باہر لایا جس پر لکھنو کی اردو شاعری کو فخر و ناز ہے -

(آبر لکھنوی)

[عہ] رکاب گنج لکھنؤ کا ایک مشہور محلہ ہے اور وہیں ان حضرات کا موروثی مکان ہے -

M.A.LIBRARY, A.M.U.
U12935
۱۲۹۳۵
CHECKED-2002

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیکھو آکے عجب حال ہے اے یار کسی کا
دم توڑ رہا ہے دل بیمار کسی کا

پاتا نہین آرام دل زار کسی کا
پیرو ہے مگر چرخ جفا کار کسی کا

مین باغ مین ہون طالب دیدار کسی کا
گل پر ہے نظر دھیان مین رخسار کسی کا

اوٹھواتے ہو تم لاش مری اپنی گلی سے
ایسی نہ سزا پاے گنہگار کسی کا

مہتاب پر اے دل مجھے ہوتا ہے یہ دھوکا
پردہ سے نمودار ہے رخسار کسی کا

تم صاحب الفت نہ کہو دوستو مجھکو
اتنا ہی تو بندہ ہے گنہگار کسی کا

گھٹ گھٹ کے رلاتا ہے مجھے عہد جوانی
ڈھلتا تھا یہین سایہ دیوار کسی کا

گھبراتے ہین وہ سرخ جب آجاتی ہے آندھی
دیتا ہے ہوا زخم دل زار کسی کا

کہتے ہو قیامت کی ہوا بند ہوئی سے
دم آج رکا ہے مگر اے یار کسی کا

لب تک کبھی اسنے نہ دیا حرف شکایت
دل ہے مرے پہلو مین طرفدار کسی کا

تم دامن گلنار سے دو خلعت آخر
محتاج کفن کو ہے تن زار کسی کا

پھر بے ادبی خاک کیا دل کو جلا کر
تھا یہ محل اے آہ شرربار کسی کا

کہتے ہو کہ آج آنکھ پھڑکتی ہے ہماری
بیتاب بہت ہے دل بیمار کسی کا

مثل رگ گل سرخ رہا کرتے ہین ڈورے
آنکھون مین کھٹکتا ہے دل زار کسی کا

شب ہو گئی تلوار کے سجوانے مین تم کو
رکھا ہے کفن صبح سے تیار کسی کا

ہے ایک زبان اور حسینونکی زبان مین
انکار سے خالی نہین اقرار کسی کا

یون گھر مین پھرو تا نہ دھمک پاؤن کی پہونچے
مدفن ہے مری جان پس دیوار کسی کا
نالون نے کیا سینۂ صد چاک قفس کو
دل ہو وہ کہین مرغ گرفتار کسی کا
رہتی ہے شفق کی جو قبا غرق لہو مین
دامن مین نہو دیدۂ خونبار کسی کا
سمجھا دل وحشی جو قیامت ہوئی برپا
اوٹھا کوئی دیوانہ رفتار کسی کا
اے باد صبا جاکے یہ کہہ صحبت گل مین
دم بھرتے ہین مرغان گرفتار کسی کا
بالکل ہی سیہ رنگ ہے پیراہن جوہر
خنجر ہی تمھارا ہے عزادار کسی کا
دیکھو آکہ بیمار تمھارا تو نہین ہے
رکھا ہے جنازہ سر بازار کسی کا
شیدا ہے ملاحت پہ مگر اف نہین کرتا
آخر دل زخمی ہے نمک خوار کسی کا

چل بیٹھیے دل بیچنے والون مین تعشق
سنتے ہین کہ گھر ہے سر بازار کسی کا

سوے دریا خندہ زن و یار جانی پھر گیا
موتیون کی آبرو پر آج پانی پھر گیا
سوئیان سی کچھ دل وحشی پھر چبھنے لگین
ٹھیک ہوئی کو لباس ارغوانی پھر گیا
ہتکڑی بھاری ہوئی میرے ہاتھ کی آج اے جنون
دست جانانکا کہین چھلا نشانی پھر گیا
زور پیدا کر کہ پہونچے جیب تک دستہائیون
اب تو موسم اے وفور ناتوانی پھر گیا
سرفروشان محبت سے نہوگی آنکھ چار
منھ جو اسکی تیغ کا اے سخت جانی پھر گیا
کہتے ہو ہم آج مالک حسن کے ہین بادشاہ
کیا ہما بالاے سر اے یار جانی پھر گیا
کیون کبوتر کے عوض ہدہد نہ لایا خط شوق
اس خطا پر مجھ سے وہ بلقیس ثانی پھر گیا
بوسہ کیسا اک لب شیرین گالی بھی نہ دی
آج پھر امیدوار مہربانی پھر گیا
اے ضعیفی سایہ سر پر سے گیا دھوپ آگئی
فصل بدلی آفتاب زندگانی پھر گیا
گر پڑے آنسو عروج ماہ کامل دیکھکر
مری نظرون مین ترا عہد جوانی پھر گیا

ولہ

کچھ نہ کچھ گور غریبان پر بھی سامان ہوگیا
چار تارے چرخ سے ٹوٹے چراغان ہوگیا
دل ہمارا اک مرقع تھا پریشان ہوگیا
نام گل رویون کے بستی کا بیابان ہوگیا
ضعف مین کروٹ بدلوانے کو اوٹھا بار بار
مین ترا اے درد دل ممنون احسان ہوگیا
دانہ بارود ہین ذرے ہماری خاک کے
گر پڑی بجلی تو اک دن کو چراغان ہوگیا
الفت گیسو نے خاطر جمع کی روز حساب
سب مرے اعمال کا دفتر پریشان ہوگیا
کہتی ہے دوش صبا پر شمع و پروانہ کی خاک
جلد حسن و عشق کا دفتر پریشان ہوگیا

[illegible] سا ہے وہ تڑپا اس طرح جل ہو سرد
رشتۂ نظارۂ قاتل رگ جان ہو گیا
جھک گئی آخر لڑائی مین وہ شرم آگین نظر
سرنگون گویا نشان فوج مژگان ہو گیا
کیا معاذ اللہ مری وحشت نے پھیلائین پاؤن
راہ برسون کی مرا چاک گریبان ہو گیا
سانپ ہین میرے سیہ خانے کی زنجیرین تمام
جان کا در پے خیال زلف پیچان ہو گیا
چھپ کے جانے لو اگر محبوب جانی سے کہان
دل مین آنے کو نگاہون سے وہ پنہان ہو گیا
زندگانی مین جو تھا وحشی نگاہون کو عزیز
خاک ہو کر سرمۂ چشم غزالان ہو گیا
جذبۂ شوق شہادت نے دیا خلعت مجھے
سرخ پیراہن ہوا خنجر کے پیکان ہو گیا
تونے ٹوٹا نمکین چہرے کا ان ملاحت پنہان
زخم ہر اک تیرے زخمی کا نمکدان ہو گیا
اے تعشق سنین انکی بیڑین اپنا جنون
طوق اودھر اور ادھر ٹکڑے گریبان ہو گیا

دل ہے مردہ خلد مین جانے سے کیا ہو جائیگا
ہم جہان ہونگے وہ گھر ماتم سرا ہو جائیگا
اس قدر تڑپین گے ہم محشر بپا ہو جائیگا
جب گلے ملکر ترا خنجر جدا ہو جائیگا
ہاتھ سینہ پر جو رکھو گے تو کیا ہو جائیگا
فرق مرے دلکی سوزش مین ذرا ہو جائیگا
کاش یہ جمشید کو معلوم ہوتا جام مین
کاسۂ سر کاسۂ دست گدا ہو جائیگا
آفتاب داغ دل کا سامنا اچھا نہین
سانولا رنگ آپکا اے مہ لقا ہو جائیگا
دیکھنا کیسی مبارک ہوگی صیادی تمہین
دام مین طائر جو آئیگا ہما ہو جائیگا
[illegible] رہے ذرا بھی دلسے بگڑینگے جو آپ
یہ بھی اپنی زندگانی سے خفا ہو جائیگا
کیا کنوین مجھکو چھپائیگی مری کاہیدگی
چاہ میرے واسطے ہر نقش پا ہو جائیگا
کوئی طائر اسمین ہوا ہے بادشاہ ملک حسن
جو ترے سر پر سے گذرے وہ ہما ہو جائیگا
تو ابھی سے حسن کی اقلیم کا ہے تاجدار
پر جوانی آتے ہی ظل ہما ہو جائیگا
تم نہ رو کو گے تو ہوگا بحر ہستی مین تباہ
دل ہمارا کشتی بے ناخدا ہو جائیگا
دوڑ کر مانند پروانہ گرے گا آگ مین
جل کے دل کو سوز الفت کا مزا ہو جائیگا
شدت دوران سر مین سر جو ٹکرائینگے ہم
کوہ مین ہر ایک پتھر آسیا ہو جائیگا
خاک مین بھی گردش تقدیر پیسے گی مجھے
ہوون وہ دانہ سنگ مدفن آسیا ہو جائیگا
تیرے ہونٹونکا اثر دے گا تجھے عمر خضر
تونے جب پانی پیا آب بقا ہو جائیگا
جمع ہین محفل مین سب تجھسے خفا ہو کر نہ جا
پھر کے بیٹھونگا اگر مین بھی تو کیا ہو جائیگا

وله

نہین دم اس منزل مین اب یہ حوصلہ جاتا رہا
جس کے ساتھ آئے تھے ہم وہ قافلہ جاتا رہا
عشق کی وہ شورشین وہ ولولہ جاتا رہا
اک جوانی کیا گئی سب حوصلہ جاتا رہا
اب بھی ہے ظالمون سے ہاتھ کھینچے ظلم سے
آسمان کو بھی جفا کا حوصلہ جاتا رہا
گاہ وحشت مین ہنسانا تھا رلاتا تھا کبھی
دل ٹھہر جاتا رہا اک مشغلہ جاتا رہا
اے جنون تیری پناہ لیتے تھے ہم [illegible]
جب سے وحشت بڑھ گئی وہ سلسلہ جاتا رہا
جو [illegible] وہ مرد وفا آتا ہے اور [illegible]
جیتے جی ملک عدم کا فاصلہ جاتا رہا
خاک ہو کر شمع و پروانہ ہوئے آپس مین ایک
عشق کامل کے سبب سے فاصلہ جاتا رہا
گدگدی سے ہاتھ رکھ کر میرے سینے پر کہا
کیون دل سوزان کا ابھرا آبلہ جاتا رہا
گنج کو پھر بھی جواب ہاتھ آئے تو کس کام کا
اے جنون میرا دل پر آبلہ جاتا رہا

ولہ

نہان جب ہوا ماہ کامل ہمارا
تڑپتا رہا دیر تک دل ہمارا
صد افسوس قاتل نے اتنا نہ دیکھا
کہ کیون کر تڑپتا ہے بسمل ہمارا
نہ چونکے حضور آپ سوتے تھے غافل
پکارا کیا رات بھر دل ہمارا
کہان پر کنارہ کیا چشم تر نے
جنازہ چلا سوئے ساحل ہمارا
نہ تھی آس پھرنے کی جو اس گلی سے
گلے مل کے رخصت ہوا دل ہمارا
نہ اوٹھین گے ہم ایسے اکی گرے ہین
مسیحا سنبھلنا ہے مشکل ہمارا
جنازہ کے ہمراہ آتا ہے گریان
جھکائے ہوئے سر کو قاتل ہمارا
شہ حسن ہو دنیا مین رکھنا کرم
کہ خالی نہ پھر جائے سائل ہمارا
جب آئینہ دیکھا تو کیا ہنس کے بولے
کہ مائل ہے ہم پر مقابل ہمارا
جب آکر کبھی پاس اوٹھایا تو اوٹھے
جہان لیکے بیٹھا ہمین دل ہمارا
پھرے رفتگان خاک اوڑاتے ہوئے
گیا قافلہ سوئے منزل ہمارا
تیری گرمیان جب کبھی یاد آئین
دم سرد بھرنے لگا دل ہمارا
الگ چلکے مقتل مین کر ذبح قاتل
نہ ہو خون غیرون مین شامل ہمارا
جلے گی بھلا کیا مقابل ہمارے
نہ دے ساتھ اے شمع محفل ہمارا
نہ لین گر حسینون کو ہے بار خاطر
مبارک رہے یہ ہمین دل ہمارا

ولہ

حال تغیر کیا زلف کی سودائی کا
اب خدا منھ نہ دکھائے شب تنہائی کا

کیا ہون رنگ پہ اپنے کے سودائی کا
طور ہر داغ مین ہے لالۂ صحرائی کا
دل مایوس سے مانند پرا جلتا ہے
ہے عجب حال چراغ شب تنہائی کا
خوب اے دل کہ کیا یار کا نظارہ کیا
نام روشن ہے مری چشم کی بینائی کا
ضعف اتنا ہو نہین پھرون نہین مجھکو دیتا
یاد ایام کہ تھا زور توانائی کا
چاہتا ہون کہ ذرا تخلیہ ہو جائے حضور
حال کچھ عرض کرون ناشکیبائی کا
چشم جانان کی محبت مین یہ وحشت ہو گئی
کیسے آنکھون پہ گمان آہوے صحرائی کا
اب ملاقات جو ہوتی نہین اونسے [illegible]
یاد آتا ہے زمانہ مجھے یکجائی کا
آپکے [illegible] بیمار [illegible]
پس انھین یا تو نہ پھر دعوی ہو مسیحائی کا
حسن اور عشق سے کیا چاہیے شہرت اچھی
نیک نام آپ ہین شہرہ مری رسوائی کا
یون تو ہر چند لکھا تقدیر نہین مٹنے کا
آپکے در پہ ارادہ ہے جبین سائی کا
مار کر مجھکو جو تدبیر جلانے کی ہے
شہرہ منظور ہے اعجاز مسیحائی کا
جو مرے واسطے جلتا ہے فدا ہون اوسپر
مین ہون پروانہ چراغ شب تنہائی کا
دل پر داغ کا تم حال کہین کیا تم سے
پھول دیکھا ہے کبھی لالۂ صحرائی کا
مرغ وحشی کیطرح اوڑکے گیا جانب دشت
حال خط مین جو رقم تھا ترے سودائی کا
جس کی ہو بات مناسب ہے اوسی سے کہنا
تیرہ بختی سے گلا ہے شب تنہائی کا
دل جو مرجائے ہمارا تو کریگا کون آہین
سو گیا جاگنے والا شب تنہائی کا

ولہ

۲

اونس ہے خانۂ صیاد سے گلشن کیسا
نالۂ پر درد قفس ہون مین نشیمن کیسا
ہم وہ عریان ہین کہ واقف نہین پیراہن سے
نام کس شے کا گریبان ہے دامن کیسا
اپنی آزردہ دلی بعد فنا کام آئی
ڈھیر یہان گرد کدورت کے ہین مدفن کیسا
کہہ دیا بس کہ تیری آہ مین تاثیر نہین
یہ نہ دیکھا کہ یہ سینہ مین ہے روزن کیسا
چھٹکے اوس پھول سے برباد پڑے پھرتے ہین
ہم تو اب طائر نکہت ہین نشیمن کیسا
دل اوسے دیکے چلے ملک عدم کو بیخوف
مال رکھتے نہین اندیشۂ رہزن کیسا
دل بیتاب کی ہے سینۂ سوزان مین صدا
اصل پارہ کی ہے کیا دانۂ گلخن کیسا
تھا کبھی دور اسیران قفس اے صیاد
اب تو اک پھول کو محتاج ہین گلشن کیسا
چار دن مین یہ زمانہ بھی گذر جائے گا
ابھی رو بیٹھین گے جوانی کو لڑکپن کیسا
سخت جان ہین تری تلوار سے کیا خوف ہمین
سختی مرگ سے دبتے نہین آہن کیسا

جل گئے صورت پروانہ تب عشق سے ہم
پھینکے لاش اوٹھا کر کوئی مدفن کیسا
ایک دن ابلق ایام کرے گا پامال
مجھ سے رہ رہ کے بگڑتا ہے یہ توسن کیسا
عشق سے کام نہ تھا حسن کی پروا ہی نہ تھی
یاد آتا ہے جوانی میں لڑکپن کیسا
کھیلتے ہو دل بیتاب سے بچولونکی طرح
اور ہوتا ہے مری جان لڑکپن کیسا
شمع سے آپ کے سوزان رہا کرتے ہین
کوئی محتاج کفن بھی نہ ہو مدفن کیسا
چاہتا ہون کوئی دیکھے نہ تری تیغ کے زخم
چشم جراح سے کیا دیدۂ سوزن کیسا
نقش پا ہین ہوس نام و نشان انکا کہان
ہم تو رستے میں لئے بیٹھے ہین مسکن کیسا
آندھیان گرم جو چلتی ہین مری آہون کی
منہ چھپاتا ہے چراغ تہ دامن کیسا
سینہ اپنا ہے ہمارا دل سوزان اپنا
شمع فانوس و چراغ تہ دامن کیسا
دور جب سے صفت برگ خزان دیدہ ہے
یاد آتا ہے شب و روز وہ گلشن کیسا

وله

جفا سے گردش لیل و نہار سے پیدا
کیا ہے ربط مگر چشم یار سے پیدا
ہزار بار بہی قبر اور بیٹھ گئی
نشان ضعف ہین اپنے غبار سے پیدا
یقین ہے کہ تپ عشق طول کھینچیگی
ہوئی ہے الفت گیسوے یار سے پیدا
کسی کی سطے ہوئی منزل کوئی وطن سے چلا
زوال حسن ہے خط غبار سے پیدا
ترے مریض کو برسون ہوئے کہ خاک ہوا
[illegible] تا ہے مزار سے پیدا
بلا رہی ہے دل آوارہ بس کے جینے کی
[illegible] و اشک بار سے پیدا
کسی اسیر قفس کا [illegible] آیا ہے دل
[illegible] بہار سے پیدا
ہمارے ضعف جگر کے اثر سے [illegible]
[illegible] خزار سے پیدا
[illegible] اگر ہو سے اسیر قفس
[illegible]
[illegible] تیغ [illegible] کرے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
قفس [illegible]
[illegible]
تمام عمر [illegible]
[illegible]
کبھی [illegible] گریبان [illegible]
[illegible]
[illegible] دل [illegible]
[illegible]
عجب [illegible] کام کیا ناوک [illegible]
[illegible] دل [illegible]

تمہاری زلف کو ہے ناگوار گری حسن
کہ پیچ و تاب ہے ایک ایک تار سے پیدا
شباب و شیب کا میرے کچھ اعتبار نہین
ہوا ہون رنگ خزان و بہار سے پیدا
رہا نہ دیکھ کے مجھ دل جلے کو غم اپنا
صدائے شکر ہے نخل چنار سے پیدا
وہ نخل خشک ہون جو لائق اس چمن کے تھا
ہوا ہون رحمت پروردگار سے پیدا
گمان خلق کو ہے چاندنی نے کھیت کیا
عجب سمان ہے خط روے یار سے پیدا
یقین ہے کہ وہ تر دامنونکو پاک کرے
اگر ہے آنکھ تو ہے ابشار سے پیدا

دیگر

کن دنون مٹ گیا صیاد خان عندلیب
موسم گل مین اوجڑا آشیان عندلیب
عاشق گل جان کر اوس گل نے غنچہ کیطرح
منہ بنایا سن کے آواز فغان عندلیب
عاشقون کے گھر مین شادی وصل کی ہے چند روز
چار دن گل باغ مین ہین مہمان عندلیب
ہے خزان باغون مین روتے ہین یہ کہکر باغبان
گل یہان تھے اس جگہ تھا آشیان عندلیب
کیا خزان مین جائین سوے باغ ہم عاشق مزاج
منہ کو آتا ہے جگر سنکر فغان عندلیب
یہ دعا کی ہے سپہ گلگشت آتا ہے وہ گل
باغ سے سہرا دکھائین گلرخان عندلیب
باغبان جب فصل گل کے پیچھے کرتے ہین یاد
بیٹھکر روتے ہین زیر آشیان عندلیب
[illegible] ہین نظر آتے ہین پیاسے خون کے
گل کو ہے منظور شاید امتحان عندلیب
قطرۂ شبنم نہین یہ [illegible] حسن عشق مین
گوش گل مین ہین بھرا اشک [illegible] عندلیب
باغبان کرنے لگے نالہ غم کے واسطے
عشق گل مین چرخ نے سن لی فغان عندلیب
عاشقون کا بار معشوقون سے اوٹھ سکتا نہین
بار شاخ گل ہے جسم ناتوان عندلیب
حال عاشق پر بھلا کیا اعتنا معشوق کو
کان رکھکر گل نہین سنتے فغان عندلیب
[illegible] مین نالہ و فریاد ہے بے فصل بہار
کیا اوداسی سے ہے ویران آشیان عندلیب
[illegible] گل تڑپ کر چاندنی یون باغ مین
ہر طرف ہے رنگ خزان [illegible] نغمہ خوان عندلیب
کیا اسیری مین کھلا یا ہے گلونکی یاد مین
ہین رگ گل سے [illegible] خزان عندلیب

ای عشق رحمت گل مین [illegible]
سرگذشت عاشقان داستان عندلیب

کیا الٰہی [illegible] کہ یہ دن ہر وقت ہم پہلوی دوست
ہر گل و داغ جگر سے [illegible] دوست
[illegible] تلوارین لگاتے ہین مجھے
متصل شانہ و بالے جلتے ہین [illegible] دوست
ظلم اوٹھاتا ہون مگر شکوہ مین کر سکتا نہین
[illegible] دل سخت ہین [illegible] نازک خود دوست

قتل لمحہ مین اپنے اپنے کام مین ہے حسن و عشق
اوسکی انکھین تیغ پر تکتین میری انکھین سوے دوست

خون ناحق کا عوض آخر ہو کس حسن سے
نام سے تعویذ کے باندھے گئے بازوے دوست

حسن کو اعجاز مین بھی سحر مین بھی ہو کمال
لب مسیحا ساحری ہے نرگس جادوے دوست

بام پر آتا ہے جب ہوتا ہے پیدا ماہ نو
اونگلیان اوٹھتی ہین لاکھون جانب ابروے دوست

وائے حسرت کسطرح وہ قتل کرتے ہین مجھے
غیر چہرے سے ہٹاتے جاتے ہین گیسوے دوست

جو ہے وہ بے خود ہے سنکر اوسکے گفتگو کی صدا
مثل افعی لوٹتے ہین پانو پر گیسوے دوست

سرد فرقت مین پڑا رہتا ہے میت کیطرح
گرم رہتا تھا اسی دلسے کبھی پہلوے دوست

یاد کرنا حسرتین مجھ کشتۂ بے جرم کی
اے رفیقو جب دبانا شانہ و بازوے دوست

اے عشق اب سر شوریدہ ہے اور سنگ ہے
وصل کے ایام مین تھی عادت زانوے دوست

خموشی ہو گئی طوق گلو آج
کسیکی یاد آئی گفتگو آج

دکھا منھ چاند کو ہنس ہنس کے تو آج
یہی صحبت رہے اے ماہ رو آج

تلاش یار کا تھا دھیان کل تک
ہمین ہے اپنے دل کی جستجو آج

ہنسے دیتے تھے جو کل اوس گلی مین
پڑے پھرتے ہین روتے کو بکو آج

سر محفل بھر آئے ہوتے آنسو
گئی ہوتی ہماری آبرو آج

کل اے دست جنون پھر دھجیان ہین
گریبان کو کیا ہے گر رفو آج

ہوس تیغ نگہ کی آزمائین
لڑا آنکھین ذرا اے جنگ جو آج

اکیلا ہون شب فرقت مین اے دل
سبھل جاؤن کرے باتین جو تو آج

ہوا ترک محبت پر نہ راضی
رہی تا دیر دل سے گفتگو آج

میرے لاشے پہ آ و بال کھولے
سیہ نکلا جا او وہ زلف مشکبو آج

یونہین لپٹے رہو میرے گلے سے
محبت کی چلی آتی ہے بو آج

دلا جاتے ہین اب اوس کی گلی سے
گلے مل مل کے رو لے ہم سے تو آج

بہت نازک ہین وہ اے سخت جانی
خدا رکھے ہماری آبرو آج

شب فرقت کی آفت سے بچانا
خبر لینا ذرا اے مرگ تو آج

ترے در پر پڑے دم توڑتے ہین
نکلتی ہے ہماری آرزو آج

عشق دیکھتا ہے کسکی تو راہ
لگی ہین دونو آنکھین چارسو آج

میرے نالون سے بھی تنگ ہے یار مین روح
کہ بعد مرگ نہ آئے کبھی مزار مین روح
گئین بہار کی راتین چراغ گل ہین خموش
برنگ شمع سحر ہے تن نزار مین روح
عجب تفرقہ ڈالا غم جدائی نے
مزار مین ہے مرا جسم کوے یار مین روح
بہت مرے تن پہ داغ ہے محبت سے
رہے گی بعد فنا جا کے لالہ زار مین روح
تمہارے بال جو سنبل سے یاد آتے ہین
برنگ زلف پریشان ہے انتشار مین روح
ہم اس چمن مین وہ بلبل تھے صاحب الفت
وداع تن سے ہوئی موسم بہار مین روح
کیا امیان قفس اس قدر تصور گل
ہوئی ہے طائر نکہت تن نزار مین روح
نہ ترک ہوتی ہے الفت تری تڑپتا ہون
نہ اختیار مین دل ہے نہ اختیار مین روح
کشان کشان مرا لاشہ تو لے گئے احباب
نکل کے رہ گئی قالب سے کوئے یار مین روح
بدن سے چھوٹ کے جا کر رہے گی گلشن مین
کہ عندلیب ہے عشق گل عذار مین روح
قدم قدم پہ جنازہ نہ کیون ٹھہر جاے
کہ میرے جسم سے نکلی ہے انتظار مین روح
ہے احتضار سمجھے دوست تڑپنے دو
اسی طرح سے نکلتی ہے ہجر یار مین روح
فغان و آہ ہے کیا حکم ہو تو سانس لون
مرا دل آپ کے بس مین ہے اختیار مین روح
دکھا دے رخ تو یہ کانٹا ابھی نکل جاے
لگی ہوئی ہے تری پھول سی عذار مین روح
خرام ناز کی الفت مری پہ بھی نہ گئی
بھٹکتی پھرتی ہے سر پہ رہگذار مین روح

حیات کا ہے **تعشق** بھلا بھروسا کیا
ہوا حباب مین ہے یا ہے جسم زار مین روح

دو دمون سے ہے فقط گور غریبان آباد
تم ہمیشہ رہو اے حسرت و ارمان آباد
تجھ سے اے درد ہے قصر دل ویران آباد
کیا سرافراز کیا خانہ ویران آباد
جس جگہ بیٹھ کے روئے وہ مکان ڈوب گئے
شہر ہونے نہین دیتے ترے گریان آباد
قیس و فرہاد کے دم سے بھی عجب رونق تھی
کچھ دنون خوب ہے کوہ و بیابان آباد
وحشت دل یہ بڑھی چھوڑ دیے گھر سب نے
تم ہوے خانہ نشین ہوگئین گلیان آباد
آمد قافلہ درد و الم ہے صد شکر
آج ہوتی ہے سرے سے دل ویران آباد
مٹ گئے داغ جگر حسن رخ یار گیا
کل کی ہے بات کہ تھا کیا یہ گلستان آباد
تیرے دیوانون کے جب دشت سے اوٹھے بستر
وحشیو تم سے نہ ہوا پھر وہ بیابان آباد
صورت شمع ہوا خاک بدن جل جل کر
ہمنے تربت بھی نہ کی ای شب ہجران آباد
صحبتین ہوگئین برباد گل اندامون کی
خاک اوڑتی ہے وہان تھے جو گلستان آباد

سینہ و دل مین خوشی سے نہ جگہ تھی غم کی
ای عشق یہ مکان بھی تھے کبھی ہان آباد

دل جل کے رہ گئے نہ فن رشک ماہ پر
گیسو کو ناز ہے دل روشن کی چاہ پر
نیند اوڑ گئی گران ہے یہ شب رشک ماہ پر
ہے یاد خفتگان زمین کا جو خط سبز
لٹتا ہے خانہ دل عاشق بچایئے
تاثیر کا ہے خوف او نہیں عین شوق ہے
محشر بپا ہے بند مین کشتون کے راستے
کیا آدمی کی خاک کو روندو نہیں ہے دل
لیتے ہو کیسے قلب [illegible]
آخر تلاش کو رہی دل کو عشق مین
دل کے معاملہ مین ہو دخل غیر کو
آہ کی سانس سینے کا انداز ہو گیا
[illegible] دل نازک مزاج کا

اس قافلہ کو پیاس نے مارا ہے چاہ پر
پروانہ یہ چراغ ہے مار سیاہ پر
بجلی نہ کیون فلک سے گرے میری آہ پر
بھولے سے مین قدم نہیں رکھتا گیاہ پر
بگڑی ہوئی ہے فوج مژہ کس گناہ پر
ہے دل پہ ہاتھ کان ہین آواز آہ پر
قد بارہ پر ہے باڑھ ہے تیغ نگاہ پر
روتا ہے پائمالیے مردم گیاہ پر
روتا ہے دل میرا مرے حال تباہ پر
برسون تباہ ہو کے اب آیا ہے راہ پر
لینا جو ہو تو لیجیے اپنی نگاہ پر
جب کی نظر پڑی تری ترچھی نگاہ پر
موقوف ہے حضور کے تار نگاہ پر

دیگر

لگی ہے آگ [illegible] داغ جسم لاغر پر
خیال راحت [illegible] اک جہان ہوا سر پر
سیاہ بخت نہیں کوئی جہان مین ہم سا
نہ مرکسی کو ضعیفون کے قتل کی ہوتی
ہے اسقدر تری وحشی کے خون کا پیاسا
فنا کے بعد بھی او سنگدل تجلی کا
ہمارے خون کا دھبا ہے دامن قاتل
بچا دیا اثر خون گرم نے باطل
شکستہ ہو گا دل [illegible]
[illegible]
[illegible]

لٹا [illegible] مجھے پانی چھڑک کے بستر پر
سحر کو خاک پڑی تھی ہمارے بستر پر
ہر ایک وقت اندھیرا ہے اپنے بستر پر
ہر ایک قطرہ خون تھے زبان خنجر پر
کہ العطش کی صدا ہے زبان خنجر پر
عجیب لطف کا سایہ ہو آپ کے در پر
لگی ہے [illegible] خوشی زبان خنجر پر
[illegible] زبان خنجر پر
[illegible]
[illegible]
[illegible] بجلی گری [illegible]

چلا نہ جلے گا خنجر سے دیکھکر مرا حال
جو آپ ہاتھ نہ رکھئے گا چشم جوہر پر

ترے مریض محبت نے قبر کی آباد
عجب طرح کی اوداسی ہے آج بستر پر

یہ تشنگی مری زخمون کو ہے معاذاللہ
بچا نہ آب کا قطرہ زبان خنجر پر

اوٹھا کے لے گئے لاشہ کشان کشان احباب
پڑا رہا مرا سایہ حضور کے در پر

کمال خط مین رقم تھا جو شوق اوس مہ کا
تمام راہ رہی چاندنی کبوتر پر

پڑا ہے پرتو عارض خط اونکو دیتے مین
یہ سرخ گل تو نہ تھے بازوے کبوتر پر

عدم سے دل کو نہ لاتے نہ توڑتا وہ بت
خبر نہ تھی کہ یہ شیشہ گرے گا پتھر پر

تمھاری ٹھوکرین یاد آئینگی بہت پس مرگ
کسیکا پانون پڑے گا جو کاسہ سر پر

ہزار شکر کٹا کس مزہ سے حلق اپنا
کہ مدتون رہی لذت زبان خنجر پر

یہ دم بدم کسی سوزان کی آہ آتی ہے
ہوا سے گرم کے جھونکے ہین ترے در پر

تجھے جو اے دل گم گشتہ ڈھونڈھنے نکلا
مین جس چمن مین گیا گر پڑا ہر صنوبر پر

تمام عمر کی کی کبھی نہ پانی سے
عجب کریم کی رحمت ہے دیدہ تر پر

وہ انتہا کے ہین نازک ہین سخت جان ہم لوگ
عجب طرح کی مصیبت پڑی ہے خنجر پر

جلونگا مین کہ دل اوس بت کا غیر پر آیا
اوٹھے گی آگ کہ پتھر گرا ہے پتھر پر

بدنکو آبلہ دل کھلائے دیتا ہے
اک آسمان گرا ہے تمھارے لاغر پر

تمھارے عہد مین ہے کیا دلونکی بے قدری
کہ قمریان بھی نہین بیٹھتین صنوبر پر

یہ آئینہ کو رلایا تمھاری دوری سے
کہ اب ورم نظر آتا ہے چشم جوہر پر

تمھاری چشم نے اتنا کیا تہ و بالا
یہان میکدہ شیشے دھرے ہین ساغر پر

بہا دیا ترے مجنون نے رو کے چشمۂ فیض
ہجوم وحشی صحرا ہے دیدہ تر پر

ہوا یہ زرد تری چشم دیکھکر ساقی
کہ احتمال گل زعفران ہے ساغر پر

چمن اوداس پڑا ہے ترے نہ جانے سے
گمان ہے دل مایوس کا صنوبر پر

غبار سرخ ہے مٹی مین بوے الفت ہے
یہ کس شہید کی تربت ہے آپ کے در پر

وہ دل کو لیکے اوٹھے آئینہ کے دھوکے مین
ضرور جائینگے ہم تربت سکندر پر

کوئی طریق جفا کا اوٹھا نہ رکھئے گا
ہمارے آپ کے بس گفتگو ہے خنجر پر

ڈبو دیا مجھے اشکون مین عشق دندان نے
کبھی نہ کشتی عمر آکے آب گوہر پر

عجیب وضع کی دلچسپ چال چلتے ہو
تمھارے پاونکے بنتے ہین نقش پتھر پر

پھرا نہ دل ترے کوچہ سے ہم عدم کو چلے
رہی امید ملاقات روز محشر پر

شب فراق مین ہے طور شام غربت کا
گمان غول بیابان ہے مجھکو اختر پر
کیا ہے تیغ نگہ سے کسی پری نے شہید
بجائے مہر سلیمان اپنے محضر پر
طلوع ہو جو مقابل مین داغ سودا کے
پسینہ آئے رخ آفتاب محشر پر
وہ مہر آج خود آیا ہے روشنی کرنے
مرے چراغ لحد منفعل رہے ہین اختر پر

جمال پاک تعشق کبھی دیکھ لے شاہا
کہین حجاب سے کر تو مسند مہر پر

بجھ گیا دل نہ رہی فصل بہار عارض
بے چراغ اب نظر آتا ہے دیار عارض
دل ہو آباد زیادہ ہو بہار عارض
کہ مسلمانون کی بستی ہے دیار عارض
ہم عنبر بو کو دکھاتے ہین بہار عارض
بانٹ دیتے ہین وہ تحصیل دیار عارض
کیا خبر تھی خط شبرنگ نکل آئے گا
صبح عارض مین نہان تھی شب تار عارض
رخ رنگین سے کہان گرتے ہین قطرات عرق
گل عارض سے ٹپکتی ہے بہار عارض
کر رہی ہے عجب اندھیر نزاکت اونکی
سانولا رنگ ہوا ہے شب تار عارض
گالون سے پان کی سرخی بھی نظر آتی ہے
ہے مگر حسن صفا آئینہ دار عارض
ہو چلی وصل کی شب آپ کا منھ اوترا ہے
ہے اوداس آج بہت صبح بہار عارض
آپ کے حسن کو کہتے ہین سب ارباب نیاز
ناز پروردۂ دامان و کنار عارض
ہاتھ اوٹھا کر مہ نو تم کو یہ دیتا ہے دعا
عمر بھر حسن رہے زیب کنار عارض
چونک اوٹھے سوتے مین آیا تہ رخسار جو ہاتھ
نازنین رو دین کلائی کے ہین خار عارض
عکس رخسار سے گلفام بنی ہین زلفین
طائر نکہت گیسو ہے شکار عارض
خط و رخسار کا دیکھا نہ کبھی حسن افسوس
ہم سے برگشتہ رہے لیل و نہار عارض
عشق رخسار مین جاتا ہے مجھے چھوڑ کے دل
ہو مبارک سفر راہ دیار عارض
ہم سیہ بخت کبھی تھے خط شبرنگ کے صید
یاد ایام کہ رہتے تھے نثار عارض
اونکے رخسار پہ رہتی ہے نظر آٹھ پہر
ہے مرے نام پہ تحصیل دیار عارض
برق جلتی ہے ترے آتش رخ سے بالکل
عکس ہے کان کے بندون کا شرار عارض
روح مجنون ہوئی تیری رخ و گیسو پہ نثار
زلف لیلی کے لیے ہو گئی بار عارض
چاند پر ڈالتے ہو خاک غضب کرتے ہو
عطر مٹی کا ہے عارض کو غبار عارض
مائل رخ جو ہوئے دل تو پھنسے زلفون مین
رسن زلف مین لٹکین گے شکار عارض
فیض رخسار سے ہے خط سیہ نور افشان
چاندنی رات ہوئی ہے شب تار عارض

آتشین رخ سے ٹپکتے ہین عرق کے قطرے
بجھتے ہین خاک پہ گر گر کے شرار عارض

نظر آتی ہین رگین جسم سے کھلے ہین ایسے
دل ہے اے رشک چمن عاشق راز عارض

وہ مجھے روتے ہین منہ سرخ ہوا جاتا ہے
کیا نزاکت ہے کہ آنسو بھی ہین بار عارض

منہ ترا دیکھ کے شاخون سے گرے پڑتے ہین گل
خاک پر لوٹتے ہین عاشق زار عارض

چاند پہ دیکھ کے ہالے کو فدا کیون نہ ہو شمشیر
یون تو آہ دل عاشق ہے نثار عارض

ہر گھڑی ناز سے رہتا ہے مکدر چہرہ
اون کے عارض کی صفائی ہے غبار عارض

نامۂ شوق پہ منہ رکھ کے بہت مین رویا
خوب نکلا خط محبوب سے کار عارض

کیا ہوا پھر جو چڑھ آئی خط شبرنگ کی فوج
لشکر حسن سے چھوٹا نہ حصار عارض

خط رخسار سے جان اپنی بچے گی کیونکر
ایک دم ہو گئے ہین لیل و نہار عارض

دیگر

لو اپنے ساتھ اوٹھا کر لے گیا اورنگ و شمع
کچھ نہین شاہونکی تربت پہ سوا سنگ و شمع

اشک نکلے عشق گیسو مین کرون آہ و فغان
چاہیے پر قافلے کے ساتھ شبکو زنگ و شمع

زخمی الفت ہو نہین جو پاے قرار سر دھر
موسم سرما مین ہے لطف مکان تنگ و شمع

وہ کفن سے منہ چھپائے سو رہے ہین زیر خاک
چین آتا تھا نہ جنکو شبکو بے اورنگ و شمع

شعلہ رو جلتے جلاتے ہین پرون کی مثال
ایک ہین ہم آپ در پروانہ و تنگ شمع

آتش غم نے دکھایا بعد مردن بھی اثر
بنکے شعلہ اوٹھے تربت سے میری سنگ و شمع

شعلہ آواز و روئے آتشین یار سے
مثل پروانہ جلین مرغان خوش آہنگ و شمع

اے شب غم بیٹھے ہین بعد فغان و اشک و آہ
قافلہ پیچھے روان ہے آگے آگے زنگ و شمع

ہے غضب آراستہ صحبت شب ہجر اجلکی
آسمان و ماہ ہے فانوس مینا رنگ و شمع

زندگی بھر سختیان دل نے اوٹھائین کھائی داغ
بعد مردن بھی رہے سینہ پہ پتھر سنگ و شمع

خاک دونونکی ہوئی ہے ایک جلنا نہ بعد
خوب آپس مین سے ملے پروانہ بے ننگ و شمع

اپنے سوزان سے کبھی ملتا نہین و تیرہ رنگ
کیسے ہم آغوش ہین پروانۂ بیرنگ و شمع

اے نقش مثل ناسخ تھا کبھی ہمکو بھی عیش
وصل مین تھی رونق محفل نواے چنگ و شمع

اپنی فرحت کے دن آئے یار چلے آتے ہین
کیفیت بہر گل رخسار چلے آتے ہین

پڑ گئی کیا نگہ مست ترے ساقی کی
لڑکھڑاتے ہوئے میخوار چلے آتے ہین

یاد کین نشہ مین ڈوبی ہوئی آنکھین کسکی
غش سے مجھے اے دل بیمار چلے آتے ہین

راہ مین صاحب اکثر کھڑے ہین مشتاق
خاکساران دربار چلے آتے ہین
باغ مین پھول ہنسے دیتے ہین بیدردی سے
نالۂ مرغ گرفتار چلے آتے ہین
دیکھکر ابروے خمدار پھرے ہین عاشق
قتل ہے کھائے ہوے تلوار چلے آتے ہین
جس طرح نرغے مین چلتے ہین غزال صحرا
یون تیری چشم کے بیمار چلے آتے ہین
ہیان وہ بیخود کہ یہ ہے نالۂ سوزان پہ گمان
شعلۂ آتش رخسار چلے آتے ہین
چلنے شور قیامت پہ تعلیم اوٹھے
آپکے عاشق رفتار چلے آتے ہین
شور سنتے ہین یہ ہم چاک گریبان نکلا
بند کھولے سر بازار چلے آتے ہین
ہر طرف حشر ہین جھنکار سے زنجیرونکی
اونکی زلفون کے گرفتار چلے آتے ہین

چل گئی تیغ ستم آج تعشق پہ ضرور
لوگ اوس کوچے سے خونبار چلے آتے ہین

کب اپنی خوشی سے وہ آئے ہوئے ہین
میرے جذب دلکے بلائے ہوئے ہین
کبھی پر ہوا افلاک آئے ہوئے ہین
اون آنکھونکے شاید سکھائے ہوئے ہین
کبھی تو شہیدونکی قبرونپہ آؤ
یہ سب گھر تمھارے بسائے ہوئے ہین
کیا ہے جو کچھ ذکر مجھ دل جلے کا
پسینہ مین بالکل نہائے ہوئے ہین
ذرا پھول سے پاؤن میلے ہونگے
تم آؤ ہم آنکھین بچھائے ہوئے ہین
کہین خاک بھی اب نہ بیٹھیگی انکی
کہ اونکے گلے سے اٹھائے ہوئے ہین
گرے گا زمین پر نہ خون شہیدان
عبث آپ دامن اوٹھائے ہوئے ہین
فقط پاس ہے اونکے تیر نگہ کا
جو سینہ سے دلکو لگائے ہوئے ہین
جنازہ مرا دوستو کل اوٹھانا
کہ وہ آج مہندی لگائے ہوئے ہین
اونھین پاس ہے دل ہمارا مقرر
وہی ہم سے آنکھین چرائے ہوئے ہین
جو ہے گھر کے اندر وہی گھر کے باہر
وہ آنکھونمین دلمین سمائے ہوئے ہین
میرے بعد جانیکے اوترین گے کیونکر
یہ کپڑے جو میرے پنھائے ہوئے ہین
نہو سبزہ رنگون مین کیون اونکی شہرت
میرے قتل پر زہر کھائے ہوئے ہین
میرے خط کے پرزے اوڑاؤ اونکے
کسیکے سکھائے پڑھائے ہوئے ہین
خدا زلف سے دل جگر کو بچائے
برے پیچ مین دونون آئے ہوئے ہین
تڑپکر شب ہجر مین کیون نہ رؤون
چمکتی ہی برق ابر آئے ہوئے ہین

تعشق وہ جو چاہین باتین سنائین

سے جبر ہم تو جھکا لے ہوئے ہین

یاد غم دل سے کبھی جاتی نہین
اجتو بھولے سے ہنسی آتی نہین

آہ دل کر کس کس طرف جاتی نہین
اے اثر تجھکو کہین پاتی نہین

لوٹتی ہے شام حسن صبح پر
عارضون پر زلف لہراتی نہین

ہی صبا کو ہم اسیرو نسے غبار
اسطرف ہو کر کبھی جاتی نہین

کچھ خبر ملتی نہین دل کی مجھے
آج نالون کی صدا آتی نہین

رحم کے قابل نہین مرغان قفس
نکہت گل اے صبا لاتی نہین

قبر مین رکھ کر مجھے کہنے لگے
کیون طبیعت اجتو گھبراتی نہین

وہ گذرتے کتنے ہین میری لاش پر
ہم تو سنتے تھے کہ نیند آتی نہین

خوف تیرا ہے کمال اے شام ہجر
ضعف سے آواز تھراتی نہین

بے تیرے رہتی ہے الجھن رات بھر
کروٹین لیتے ہین نیند آتی نہین

حسن کی گرمی سے ہم تو جل گئے
آپ کی رنگت بھی سونلاتی نہین

دلمین یان رہ زن ہین وہ کہتے ہین وہ
آہ کرنا بھی مجھے آتی نہین

لاؤ وہ زخمی آکے میرے سامنے
چاندنی کب پاؤن پھیلاتی نہین

کوچۂ گیسو مین ہے کیا تیرگی
ٹھوکرین کسکی نگہ کھاتی نہین

لاش پر بھی آئے منھ ڈھانکے ہوئے
بدگمانی آپ کی جاتی نہین

آئی پیری چھوڑ عشق نوجوان
آئی لقشق تجھکو شرم آتی نہین

۴

نئے آج اوسکے چلن دیکھتے ہین
ہمارے وہ داغ کہن دیکھتے ہین

تری حیا سے زیبی کے کل تھے جو عاشق
انھین آج پہنے کفن دیکھتے ہین

تلاش شب وصل مین پھر رہا ہون
ادھر آپ دیوانہ پن دیکھتے ہین

سمجھتے ہین تھا سد چالاکین یہ بھی
شکستہ جو قبر کہن دیکھتے ہین

چمن میرے داغو نکے کیا اونکو آگے
یہ لوگ آپ کی انجمن دیکھتے ہین

سمائے تھین مثل بو پیرہن مین
جو ہم کوئی بھی گلبدن دیکھتے ہین

سنے گا بھلا کون یہ سخت باتین
حضور اپنا طرز سخن دیکھتے ہین

پھری ہے نظر ہم سے اوس ماہ رو کی
نیا دور چرخ کہن دیکھتے ہین

نگاہ غضب ہے حسینون کی جیسے
میرے دلکو ناوک فگن دیکھتے ہین

ہم آنے نہ پاتا تھا گل جس مکان مین
اوسی گھر کو بیت الحزن دیکھتے ہین

خیال رخ و زلف مین کیون نہ روئین
کہ پانی مین سورج گہن دیکھتے ہین

چلا حسن عاشق بھی ہوتے ہین رخصت
ہم آج آپکا بانکپن دیکھتے ہین

بگاڑا ہے زلفونکی صحبت نے ایسا
کہ ہر دم جبین پر شکن دیکھتے ہین

ملاتے ہین جا جاکے دریا مین آنسو
جو میلا تیرا پیرہن دیکھتے ہین

ترے حسن کا رعب ایسا ہے اے گل
کہ چھپ چھپکے مرغ چمن دیکھتے ہین

اونھین ہم سمجھتے ہین زلفونکا عاشق
جسے ہم اسیر رسن دیکھتے ہین

تعشق نے آنا کیا ترک شاید
اوداس آپ کی انجمن دیکھتے ہین

جوش پر تھین صفت ابر بہاری آنکھین
بہ گئین اشکون کے ساتھ ہماری آنکھین

ہین جلو مین صفت ابر بہاری آنکھین
اوٹھنے دیتی ہین کہان گرد سواری آنکھین

کیون اسیران قفس کیطرف آنا چھوڑا
پھیر لین تو نے بھی اے باد بہاری آنکھین

سامنے آگئی گلگشت مین نرگس شاید
پلکون سے چھین بچھین ہین جو تمھاری آنکھین

کیا در اشک سے ہین دامن مژگان مملو
لب زبان ہے کہ کرین شکر گذاری آنکھین

دیکھتے ہین طرف چاہ ذقن الفت سے
صفت مین ہمکو ڈبوتے ہین ہماری آنکھین

شوخیان آہوونکی ذہن مین کب آتی ہین
کچھ دنون ہمنے بھی دیکھی تھین تمہاری آنکھین

قطرہ آب کو محتاج کیا گردون نے
یاد ایام کہ تھین چشمہ جاری آنکھین

دور سے دیکھکے انکو کوئی جی بھرتا ہے
کر رہی ہین فقط ایام گذاری آنکھین

ابر کو دیکھکے ہر مرتبہ جوش آتا ہے
اب تو آئین ہین میرے ضبط سے عاری آنکھین

جب ہنسا آئینہ آگے سے تو کیا [illegible]
اپنے پر آپ ہی عاشق ہین تمہاری آنکھین

لطف دیکھا نہ کسی چیز کا اشکون کے سوا
[illegible] رو کے دنیا مین ہماری آنکھین

[illegible]
ڈھونڈتی [illegible] ہے تجھے اے فصل بہاری آنکھین

[illegible]
[illegible] حسن [illegible] ہماری آنکھین

کیون [illegible] پلکون کو
[illegible] تمہاری آنکھین

[illegible] آنا چھوڑا
آپکا حسن [illegible] پیاری آنکھین

[illegible] عشق [illegible]
[illegible] زیادہ [illegible] پیاری آنکھین

سیکڑون شیشہ دل بادہ کشونکے توڑے
محتسب سے ہین زیادہ تو تمہاری آنکھین

پھول نرگس کے ترے شاخ سے ڈالی جو نظر
تیری آنکھوں کی اطاعت مین ہین ساری آنکھین
فرش ہوجاتی ہین تم پاون جہان رکھتے ہو
ادب آموز محبت ہین ہماری آنکھین
بعد مدت کے ذرا ہوش مین آیا ہون آج
پھر دکھا دے مجھے ساقی وہ خماری آنکھین
اشک خونین سے اسیری مین اوٹھا لطف بہار
ہے قفس رشک چمن ہین یہ ہماری آنکھین
کیا کرین بزم حسینان مین تعشق جاکر
نہ رہین قابل نظارہ ہماری آنکھین

قدم اہل زمین آنکھوں سے رو رو کر لگاتی ہین
خجل آتا ہے پانی جس جگہ ٹھوکر لگاتے ہین
ہوئے جاتے ہین بسمل تجھ سے پہلے دیکھنے والے
خدا جانے وہ تلوارین مجھے کیونکر لگاتے ہین
نہین تسکین ہوتی ایک جا پر کو ڈھونڈھا نہین
سحر سے شام تک ہم سو جگہ بستر لگاتے ہین
وہ دیوانہ ہے جو وحشت سرائے دہر مین آیا
ہزارون پھر نشان اونکے واسطے پتھر لگاتے ہین
کہین تربت بنا اپنی کہہ سکے خبر کوچۂ جانان
گدا سے حسن موقع دیکھ کر بستر لگاتے ہین
عجب اندھیر کر رکھا ہے کچھ اونکی نگاہون نے
جو کل کہتے تھے سرمہ آنکھ مین کیونکر لگاتی ہین
چھڑا لینے کی ابتو پوچھتے پھرتے ہین تدبیرین
کبھی یہ فکر تھی ہمکو کہ دل کیونکر لگاتی ہین
رہین افتادہ سے محفوظ یارب دست و پا اونکے
جو مجھ سے ناتوان کی لاش کو ٹھوکر لگاتے ہین
جلا کر جل جلکے دیتے ہین عاشق شعلہ رویون کو
رہین ٹھنڈے سے دل اونکے آگ جو گھر گھر لگاتے ہین
جگہ تھی دلمین جنکے در پہ اونکے بنتی ہین قبرین
جو کل گھر مین تھے بستر آج وہ باہر لگاتی ہین
فرشتون کو ملے ہین وہ میرے اعضا جو جیسے تھے
دل بیتاب کا دیکھون پتا کیونکر لگاتے ہین
نہین ہے جذبۂ الفت سے اونکا ہاتھ قابو مین
کہ دلپر تیغ پڑتی ہے وہ جب سرپر لگاتے ہین
لہو ایسا جلا ہے سوز غم سے اونکے وحشی کا
نکلتا ہے دھوان خالی جہان نشتر لگاتی ہین
ادھر تو ہے نیاز اور اوسطرف کو بے نیازی ہے
قدم پر جب مین سر رکھتا ہون وہ ٹھوکر لگاتے ہین
کبھی شاید خریداری پہ مائل ہو مزاج اونکا
دوکانین اوس گلی مین سرفروش اکثر لگاتے ہین

ولہ

پہلے تھین جلوہ نما صورتین کیا کیا دلمین
ابتو خاک اوڑتی ہے صورت صحرا دلمین
دوہرے پردے ہون چھپاؤن تمہین ایسا دلمین
دل کلیجے مین سما جائے کلیجا دل مین
نگہ ناز کی ناحق کو شکایت ہو گی
کیا کہون تم سے کہ روزن ہے یہ کیسا دلمین
کہتے ہو آج تو سرخی ترے اشکون مین نہین
یہ تو پوچھو کہ لہو کا بھی ہے قطرہ دل مین
شام کو سن جو لیا تھا کہ بنائے ہین وہ بال
رات بھر آج خیال آئے ہین کیا کیا دلمین

بولین اپنین وہ احباب میرے لاشے پر
رہ گئی یار سے باتون کی تمنا دل مین
جب وہ آئے تو کوئی بات نہ منھ سے نکلی
یون تو ہم بیٹھے تھے سوچے ہوئے کیا کیا دل مین
حسرتین رہ گئین اس گھر مین ہزارون مرکے
کیون نہ گھبرائین وہ اتنا ہوے تنہا دل مین
اور تو آپ کے آگے بھی کوئی عیب نہین
ہان اگر ہے تو محبت کا ہے دھبہ دل مین

ولہ

اس چمن مین کیون کوئی حاجت روا پیدا کرون
مثل غنچہ دامن دل سے قبا پیدا کرون
ربط حسن و عشق کا یہ سلسلہ پیدا کرون
صورت زلف رسا آہ رسا پیدا کرون
جی مین ہے معشوق کوئی بے وفا
سب سے ہو نا آشنا وہ آشنا پیدا کرون
کر کے بیعت قاتل کو بھی طرز جفا پیدا کرون
تو وفا کی جان جائے وہ ادا پیدا کرون
ہر قدم پر منزل ہستی مین لٹنے کا ہے خوف
اضطراب دل کیون مثل درا پیدا کرون
موج دریائے بلا کی چاہیے کشتی مجھے
ہو جو بالکل نا موافق وہ ہوا پیدا کرون
مجھ سے لاکھون خاک کے پتلے بنا سکتا ہے تو
مین کہان سے ایک تیرا سا خدا پیدا کرون
تیغ سی تیری بھوین ہین ہم سے گلا کر کے
متصل مین شمع کی صورت گلا پیدا کرون
اے خضر تقدیر سرگشتگی جاتی نہین
جو نہ بھولے راہ مین وہ رہنما پیدا کرون
روز و شب آمادہ ہے اندھیر کرنے پر فلک
چاہتا ہے درد چشم سرمہ سا پیدا کرون
ہون وہ پروانہ کہ جلنے کے لیے مانند شمع
سر سے پا تک صورت دست دعا پیدا کرون
طائر بے آشیان ایسا ہون بجلی گر پڑے
ایک تنکے کا اگر مین آسرا پیدا کرون
زلف کے سودے کو دعوی ہے بلدون سرنوشت
پانون سے مثل قلم زنجیر پا پیدا کرون
دور چشم جام کا جمشید سے ایسا ہی صاف
چاہتا ہون گردش جام گدا پیدا کرون
دہقون کی یہ حکیم حاذق قدرت نے فکر
کیا مریضان محبت کی دوا پیدا کرون

ولہ

یہ باغ کیا جہان مین ہو راحت یقین نہین
دل مضطرب ہے اوسکا ٹھکانا کہین نہین
کہتے ہو زلف مین دل اندوہگین نہین
بس جب یہان نہین تو یہ جانو کہین نہین
آنکھین ہون نوک نشتر مژگان یقین نہین
ہے چھینٹ خون کی دل اندوہگین نہین
ہے ابتدائے عشق مین یہ حال چشم تر
ندی چڑھی ہوئی ہے میری آستین نہین
دل کیون نہ بیٹھ جائے کہ ہے دوست وہ قدیم
بیکس ہون اور کوئی میرا ہمنشین نہین
اے آسمان معاف رکھ ان صحبتون سے اب
شادی کے کام کا دل اندوہگین نہین

بارے میرے لہو سے بھی اوسکو ہے احتیاط
اولٹی ہوئی جو کہنیون تک آستین نہین
حکم اوس گلی مین ہے نہ چلے ایک ایک سے
میت کو یہ فشار ہے وہ سر زمین نہین
مین زاہد و نکے سامنے ہون تارک الصلوۃ
کس سے کہون کہ لائق سجدہ جبین نہین
پیدا لباس سے ہے کہ وحشت سرا ہے قبر
دامن نہین ہے جیب نہین آستین نہین
آنکھ نہین اور آنسوؤن مین ہے مقابلہ
اب آج آسمان نہین یا یہ زمین نہین
جتنے ہین اہل حسن وہ عالی دماغ ہین
بستی یہ وہ ہے جسمین فلک کے زمین نہین
سینے کے داغ مٹ گئے دل جیسے مٹ گیا
وہ گھر ہے بے چراغ کہ جسمین مکین نہین
روکے ہے میرے قتل سے قاتل کے ہاتھ کو
لپٹی ہوئی بغیر سبب آستین نہین
مجھکو جلا کے خاک نہ کر اے شب فراق
کیا اوس گلی مین ایک سجدے کی زمین نہین
اتنا ہنوز حسرت مردہ کا ہے نشان
کہنہ مزار ہے دل زار وہ کہین نہین
دین میرے دلنے شبکو جو خبرین وہ سب ہین سچ
صادق گواہ ہے نگہ شرم کہین نہین
آئینہ مین یہ عکس سے باتین بناتے ہین
دنیا مین کوئی اور بھی ہے کچھ ہمین نہین
ترغیب میرے قتل کی دیتا ہے نازنین
شانہ دبا رہی ہے نزاکت ہمین نہین
دم ساز ہم صفیر تھے جو اگلے سال تک
اس فصل مین سب ایک جگہ ہین ہمین نہین
تاراج کرتے ملک دلونکے ہون دیکھیے
صف بستہ فوج حسن ہے چین جبین نہین
قد بارہ برس ہے کیون نہ ترقی ہو حسن کی
اقبال کا بلند ہے تارہ جبین نہین
رخسار آپکے ہین چراغ دیار حسن
زلفونکی شام کا ہے ستارہ جبین نہین
بجلی گرائی آہ کی یا ذبح ہو گئے
صیاد اب کے سال نہین یا ہمین نہین
ناحق عقیق سرخ کی ہے آپکو تلاش
لخت جگر سے بڑھکے مبارک نگین نہین
مشق تصور دل صد پارہ دیکھیے
اتنے حسین ایک جگہ پر کہین نہین

٥ پیری کی شاعری مین تعشق وہ کہان
وہ شعر کس طرح سے ہون جب وہ ہمین نہین

حیا و شرم جانے دو اوٹھاؤ روے زیبا کو
نظر نیچی نہ و بالا کیجئے دیتی ہے دنیا کو
جو اوسکا ہے نہین غم تارک اسباب دنیا کو
نہین کچھ خوف آندھی کا چراغ دست موسی کو
میرے لاشے پہ روکا اونکو شک را فزا کو
مگر جادو بھری آنکھین لیے جاتی ہین ریا کو
چلا گھر سے وہ بحر حسن اللہ ری کشش لگی
عجب قطرہ ہے جو کھینچے لیے جاتا ہے دریا کو
لگایا آشیانہ بنکے طائر فرق مجنون پر
یہ ناز حسن پاس عاشقی ہے اوج لیلی کو

رعایت عاشق و معشوق سے کرتے ہیں ہم
غبار خاطر مجنون سے مٹی دیتے لیلی کو
دل وحشی قیامت کا ہے وحشت خیز وحشت
بغل مین تیرے دیوانے لیے پھرتے ہین صحرا کو

ولہ

نہین ملتا ہے بہتر رخ سے اوس ستمگر کو
کوئی میرے گلے لاکر ملا دے اوسکے خنجر کو
مجھے ہر وقت خطرا ہے جسے اوس گل تر کو
ہزارون بلبلین روئین گی رستی مین کبوتر کو
ہوا ہے عشق جنون بیڑی کی حاجت ہے زرگر کو
طبیعت اسقدر بگڑی بنا کر اوسکے زیور کو
گلون کے ہجر نے نکہت بنایا جسم لاغر کو
بہت ہے بوریا موج ہوا کا میرے بستر کو
دیا کیا وصل مین داغ رخ دستک اوس اخگر کو
کیا تار فرش گل سمجھا وہ میرے جسم لاغر کو
لگایا پار بیڑا سر فروشان محبت کا
خدا دی نوح کی کشتی کا رستہ آب خنجر کو
نہین تھا وہ دردمند اواز آہ کی نکلتی ہے
ذرا جب ٹھیس لگتی ہی مری مٹی کی ساغر کو
خدا رکھے مرے دل کو کبھی آنسو نہ کم ہو نکلے
ملا ہے مثل فوارہ خزانہ دیدۂ تر کو
وہ بیٹھے بیٹھے جب اوٹھا قیامت ہوگئی برپا
پئے تعظیم اوٹھوا آتا ہے قامت شور محشر کو
چھپاتا ہون جو مانند کتان دل پارہ پارہ ہے
کہ ناحق سب لگائین گے نظر اوس ماہ پیکر کو
کل آنسو موجزن تھے آج کم کم خون آتا ہے
خدا جانے نظر کس سے لگائی دیدۂ تر کو
اودھر منھ پھیر کر اپنا جو مجھکو ذبح کرتے ہو
ضیائے رخ کہین پنہان نہ کردے چشم جوہر کو
ہوا جو خاک کا پیوند طالب ایک بوسہ کا
وہ ہونٹون تک نہ لایا پھر کسی دن مے کی ساغر کو

غزل

تا سحر کی ہے فغان جان کے غافل مجھکو
رات بھر آج پکارا ہے مرا دل مجھکو
درد غم سے جو نہان تھا وہ ملا دل مجھکو
اس لیے دفن کیا ہے لب ساحل مجھکو
یار حسن آپ کا لیلی سے اوٹھا لیا
نہ لیا قیس نے جسکو وہ ملا دل مجھکو
غیر سے غیر ہین اسقدر ہین پھر اپنے لئے
یاد کرتا ہے ترے پاس مرا دل مجھکو
یار خاطر ہی اگر ہے تو عنایت کیجیے
آپ کو حسن مبارک ہے مرا دل مجھکو
فصل گل آتے ہی صحرا سے عدم کو پہونچا
روکتے رہ گئے اغلال و سلاسل مجھکو
مر گیا اشک جو آنکھوں سے ہوا آہ کے ساتھ
آگئی نیند ہوا ہین لب ساحل مجھکو
کیا عداوت ہے کہ جس سے ہوا ہون زخمی
دیکھ جاتا ہے وہ رشک مہ کامل مجھکو
شب کو تم سوے تھے کیا سوئے فلک منھ کرکے
نظر آیا نہ سحر تک مہ کامل مجھکو
پاؤن تک زلف تری بار بڑھ آئی شاید
آج بھاری نظر آتی ہے سلاسل مجھکو

اثر ضعف سے ہون قطرہ اشک خونی
رحم کر دے کفن دامن قاتل مجھکو

غزل

بھرے ہین آنکھو مین آنسو اداس بیٹھے ہو
یہ کس غریب کی تربت کے پاس بیٹھے ہو

وہ دیکھتے ہی نہین پھر کے اسے نظر بازو
ادھر لگائے ہوئے چشم یاس بیٹھے ہو

کسیکے دفن و کفن کی ہے فکر دامنگیر
کھلے ہین بند قبا بیحواس بیٹھے ہو

نہین مقام عجب نزع مین جو کروٹین
کہ تم مریض محبت کے پاس بیٹھے ہو

ہمین بھی عزم عدم ہے چلے ہمین اٹھو
جو تم پہن کے سفر کا لباس بیٹھے ہو

غم مریض محبت مین شب کو جاگے ہو
چڑھی ہین نرگس آنکھین اداس بیٹھے ہو

وہ کیا غضب کا ہے نازک مزاج جان بازو
ڈرے ہوئے در قاتل کے پاس بیٹھے ہو

بیان شمع ہے جسم خاک ہوگئے پروانہ
یہ حال دیکھنے کو اس پاس بیٹھے ہو

وہ اپنے در کے فقیرونسے پوچھتے بھی نہین
کہ تم لگائے ہوئے کس کی آس بیٹھے ہو

جبھی کو ناز سے دیکھا جلا جو پروانہ
تم ایک بزم مین مردم شناس بیٹھے ہو

قفس مین بھی ہے اسیرو تمھین یہی سودا
لگائے فصل بہاری کی آس بیٹھے ہو

جنھین لگاتے تھے تیغین وہ مر گئے شاید
کہ ہاتھ ہاتھ پہ رکھے اداس بیٹھے ہو

ولہ

نہ ڈرے برق سے دلکی ہے کڑی میری آنکھ
اوسکی زنجیر طلائی سے لڑی میری آنکھ

اپنے بیمار کو رکھتی ہے چھپا کر تہ خاک
کہتے ہین صاحب غیرت ہے بڑی میری آنکھ

خاک مین ملکے عیان ہون گل نرگس بنکر
دیکھ لے گر تیری پھولونکی چھڑی میری آنکھ

اس طرح ذبح کیا تیغ نگہ سے مجھکو
خود وہ کہتے ہین کہ ظالم ہے بڑی میری آنکھ

دل مین ہے کچھ اثر جوشش محبت اب تک
تر ہوئی دیکھ کے ساون کی جھڑی میری آنکھ

حسرت دید مین پتھرا کے بنی سنگ در
نہ ہٹی پھر ترے در پر جو اڑی میری آنکھ

رات بھر اشک کے دانے یہ گنا کرتی ہے
فرقت یار مین ایک ایک گھڑی میری آنکھ

دلکے ٹکڑے میری پلکون مین جو دیکھا تو کہا
جانتے تھے انھین پھولونکی چھڑی میری آنکھ

رکھ لیے پیش حباب لب جو منہ پہ پیالہ
نظر آئی اونھین دریا مین پڑی میری آنکھ

دوڑ کر مجھ سے گلے ملگئے ملتے ہی نظر
دلکی تقدیر لڑی یا کہ لڑی میری آنکھ

اے شب وصل نہ معلوم یہ کیا کر گئی تو
بند ہوتی نہین اب کوئی گھڑی میری آنکھ

کہتے ہین ہم سے لڑاتے ہی تو پتھر نکلا
ہے ترا دل تو بہت نرم کڑی میری آنکھ

یاد خال رخ جانان کی مدد سے ناصح
شب فرقت کے ستارون سے لڑی میری آنکھ

ہوگئی شرط نزاکت سے حیا کی شہرت
آگیا اونکو پسینہ جو لڑی میری آنکھ

ہے جو اشکون مین اوداہٹ تو نہ گھبرا اے دل
رو لی ہے دیکھ کے مسی کی دھڑی میری آنکھ

ولہ

جھانکنا سیکھا وہ بات اے مہ لقا جاتی رہی
اس قدر کیون آنکھ سے شرم و حیا جاتی رہی

اے مسیحا تو نے جسدن سے توجہ چھوڑ دی
تیرے بیمارون کو امید شفا جاتی رہی

کیا قیامت ہوگئی گر پاؤن سینے پھیر لیے
کیون طبیعت ہاتھ سے اے مہ لقا جاتی رہی

ظلم وہ جیسے کیا کرتے تھے اپنا جان کے
اب یہ میرے عادت جور و جفا جاتی رہی

رات کو رخ سے نقاب الٹی جو اوس خورشید نے
بجھ گئین شمعین ستارون کی ضیا جاتی رہی

پونچھ کر دانتون کی مسی جھٹکے فرمانے لگے
لیجیے تارے نکل آئے گھٹا جاتی رہی

اڑ الی جادو بھری آنکھون نے میری جان لی
بات تیری اے لب معجز نما جاتی رہی

پھر کبھی آنسو چھڑکنے کو نہ آیا قبر پر
میری مٹی سے اگر بوئے وفا جاتی رہی

بدگمانی خاک چھوٹی ہے مجھے سے اے جنون
گردن جانان کی زنجیر طلا جاتی رہی

تیرے در کی جبہ سائی مین بیٹھے پیش تیرے گدا
آرزوے سایۂ بال ہما جاتی رہی

کیا کہے تم سے عشق ہجر کی راتون کا حال
کچھ دنون سے نیند بھی اے مہ لقا جاتی رہی

محفل سے اوٹھانیکے سزاوار ہمین تھے
سب پھول ترے باغ تھے اک خار ہمین تھے

ہم کسکو کہاتے شب فرقت کی اوداسی
سب خواب مین تھے رات کو بیدار ہمین تھے

سودا تیری زلفون کا گیا ساتھ ہمارے
مرکر بھی نہ چھوٹے وہ گرفتار ہمین تھے

کل رات کو دیکھا تھا جسے خواب مین تمنے
رخسار پہ رکھے ہوئے رخسار ہمین تھے

دل سوختہ تھے چاہنے والوںمین تمہارے
لیکن سبب گرمی بازار ہمین تھے

کل کوچۂ قاتل مین جو تھا خلق کا مجمع
کھائے ہوئے اوس ہاتھ کی تلوار ہمین تھے

اے عشق مزہ کون ہمین دیکھنے آتا
آنکھون مین کھٹکتے تھے وہ جو خار ہمین تھے

تربت مین بھی آنکھین نہ ہوئین بند ہماری
ایسے ترے اک طالب دیدار ہمین تھے

ٹھنڈے کیے غیرون کے دل اور ہمکو جلایا
اک تھے تو محبت کے گنہگار ہمین تھے

ملتے ہی لب یار سے لب دل نکل آیا
مارا جسے جینے نے وہ بیمار ہمین تھے

تم غیرون سے ڈر ڈر کے لپٹ جاتے تھے ہم
کل رات کو نالان پس دیوار ہمین تھے

سب راز عشق سے بیان ہوتے تھے دلکے
پہلے ترے اک محرم اسرار ہمین تھے

منھ جو فرقت مین زرد رہتا ہے
تجھسے کلیجہ مین درد رہتا ہے
تھی کبھی رشک مہر کے عاشق
دھوپ کا رنگ زرد رہتا ہے
کس سے کے سنتے ہو رات کو نالے
کہتے ہو سر مین درد رہتا ہے
کبھی پوچھا نہ میرے کوچہ مین
کون صحرا نورد رہتا ہے
شور ہے زرد آگئی ہے آندھی
کیا ہرا رنگ زرد رہتا ہے
یاد آتی ہین گرمیان تیری
دل ہمارا بھی سرد رہتا ہے
کہتے ہو تجھکو دیکھتے ہین ہم
بندہ صحرا نورد رہتا ہے
جس طرف بیٹھتے تھے وصل مین آپ
اوسی پہلو مین درد رہتا ہے

کہتے ہین دل کی چوٹ کا ہے فساد
منھ عشق جو زرد رہتا ہے

یاد ایام کہ ہمسر رتبۂ رضوان ہم تھے
باغبانِ چمن وصل جانان ہم تھے
قابل قتل نہ اے لشکر مژکان ہم تھے
دلکی اوجڑی ہوئی بستی کے نگہبان ہم تھے
دھجیان جیب کی ہاتونمین ہین آج اے وحشت
جامہ زیبون سے کبھی دست گریبان ہم تھے
جان لی گیسوئے الفت رخ مین آخر
کافرون نے ہمین مارا کہ مسلمان ہم تھے
غیر کے گھر کیطرف کے جو اوٹھے تھے پردے
عطر بالونمین وہ ملتے تھے پریشان ہم تھے
قفس تنگ مین گھٹ گھٹ کے مرے کیونکر
ناز پروردہ آغوش گلستان ہم تھے
روح تڑپی ہے پئے لالہ صحرا کیا کیا
فصل گل جوش پہ تھی قیدی زندان ہم تھے
دلکے دینے مین تامل ہمین ہوتا کیونکر
حسینون کی امانت تھی نگہبان ہم تھے
آج تھی شب کو بہت داغ جگر مین سوزش
کبھی تھی اونکی ملاحت نمک افشان ہم تھے
شعلۂ حسن کتا دود دل اپنا اول
آگ دنیا مین نہ آئی تھی کہ سوزان ہم تھے
ہر طرف دہر مین تہا زلف کی زنجیر کا غل
گھر اے جوش جنون سلسلہ جنبان ہم تھے
قافلے راہکو آتے تھے اودھر جانکے آگ
وحشت غربت مین جدھر ہو اگو دل سوزان ہم تھے
کہتے ہین عارض محبوب کہ تھی رات جو گرم
چھانپ پر اسپہ پڑی تھی عرق افشان ہم تھے
طوق منت کے گلے مین تھے وہ دن یاد کرو
نہ پھرے اس عہد مین کبھی چاک گریبان ہم تھے
دیتے پھرتے تھے حسینونکی گلی مین آوازہ
کبھی آئینہ فروش دل حیران ہم تھے

ڈوب جاتے ہین رہ رو کے لتعشق تارے
مثل ابر آخر شب وصل مین گریان ہم ستے

پئے تعظیم اوٹھی خاک اپنے جسم لاغر کی
ہوا جب آگئی تربت کی جانب کوئی دلبر کی
کہان خالی گئی تیغ نگہ اوس ماہ پیکر کی
جگر کے زخم کا پرتو ہے سرخی دیدہ تر کی
خوشا دل منعکس ہے جسمین صورت عرش انور کی
مرے گھر سے وضع معلوم ہوتی ہے مرے گھر کی
چلا دل رادلی لخت جگر نے دیدہ تر کی
دھوان اوٹھا گری بجلی نگاہ گرم دلبر کی
زیارت کر کے آیا ہے جو خال روے دلبر کی
ستارونکی طرح آنکھین چمکتی ہین کبوتر کی
نہ اوٹھو پھر کبھی راتون کے بیدار اسطرح سوئے
مگر کروٹ بدلوانے کو آئی صبح محشر کی
جہان پہونچا قریب قصر جانان دل نکل آیا
یہ ادنی تیرہ بختی ہے میرے طالع کے اختر کی
کبھی وہ چاند کا ٹکڑا نہ آیا بام پر شب کو
نہ چمکی ایک دن قسمت میرے طالع کے اختر کی
وہان اوٹھی نہین پردی ہوا ہون دفن مین جبسے
یہی ضد ہے کہ گھر مین اوڑکے خاک آئے نہ باہر کی
کبھی بھولے سے بھی اب تو نہین آتی ہنسی اونکو
خدا جانے قسم کھائی ہے کس کے دیدہ تر کی
تردد ہے جو خط مین حال اونہین لکھا ہے آہونکا
ہوائے تند مین اکثر تباہی ہے کبوتر کی
ہماری جانفشانی نے کیا فولاد کو پانی
لہو کے ساتھ چھینٹین اوڑ رہی ہین آب خنجر کی
شب تار جدائیکی کشاکش مین جو لکھتا ہون
قلم کا دم اوکھڑتا ہے رنگین کھینچتی ہین مسطر کی
جو مرغ اشیان گم کردہ کوئی شام کو دیکھا
وہ سمجھے روح ہے دیوانۂ زلف معنبر کی
شکست قلب کی آواز سنکر پھیر دیتا ہے
صدا اچھا تنا ہے وہ میرے مئی کے ساغر کی
بنائے جاتے ہین جام آئینہ بھی صاف ہوتے ہین
وہ ہے جمشید کی مئی یہ مئی ہے سکندر کی
مین وہ دیوانہ مژگان ہون پہیلے خون اگر میرا
زبان نشتر فصاد کو حاجت ہو نشتر کی
ہمارا دل ہے جو دھڑکے جدائی کے اوٹھاتا ہے
یہ چوٹ ایسی ہے چھاتی سو جگہ سے شق ہو پتھر کی
اسی در کے گدا ہین دفن ہونے دیجیے ہمکو
عنایت ہو جگہ اپنی گلی مین ایک بستر کی
نہین کچھ خواہش جنت ترے در کے فقیرون کو
جگہ ملجائے گی طوبا کے نیچے ایک بستر کی
مکرر ذبح ہونے ہین جو کھینچین بیٹھے سرد آہین
لہو جم گیا اب تک ہے ٹھنڈی باڑھ خنجر کی
نہ چھٹنے پائے پھاہا قبر مین بھی داغ سوزش سے
کہ رنگت سانولی ہو جائیگی خورشید محشر کی
کسی دلکو غم و اندوہ سے فرصت نہین دیتا
قسم کھائی ہے گردون نے زمین کوئی دلبر کی
شہادت نامۂ دل کو بھی قاتل سے لایا ہے
کہ دیتی ہے لہو کی بو ہوا بال کبوتر کی
بہم صدمے اوٹھائے دل جگر باہم ہوے آخر
برابر آئے کبھی عمر مین بھی لائے تھی برابر کی

سمجھکر عاشق ابرو گلے سے بڑھ کے خود لپٹا
طبیعت ہاتھ سے جاتی رہی قاتل کے خنجر کی
لئے تھے نامہ اعمال اپنے اور دیوانے
ہمارے ہاتھ مین تھین دھجیان دامان محشر کی
کئے ہین خود کہین یہ جان کر دیوانہ ہوجاؤن
کبھی اسواسطے کھلتی نہین زنجیر باہر کی
شکستہ ہے دل بیتاب کی لازم ہے دلداری
کشتی ہی تلاطم مین کرو تدبیر لنگر کی
وہ سب جھانک آئے قبر اوپر کے دل سمجھکر مرتے تھے
نچھوڑے گی مجھے ترچھی نگاہین اوس ستمگر کی
شب تار جدائی کے سوا نکلے نہین ممکن
یہی پہچان لکھی ہے میرے طالع کے اختر کی
طبیعت سے یہ آتا ہون جنون کی فصل آپہونچی
کہی دلنے رگ جان مین کھٹک پیدا ہی نشتر کی

تعشق آئین ٹھکرانے وہ گور غریبان مین
بھلا ایسی کہان قسمت ہمارے کاسۂ سر کی

نجد سے جانب لیلی جو ہوا آتی ہے
دل مجنون کے دھڑکنے کی صدا آتی ہے
دیکھین نیند آتی ہے ہمکو کہ قضا آتی ہے
شب فرقت یہ نہین آتی بلا آتی ہے
آئے ہین اوسنے عاشق کے گلے ملکے حضور
آپ سے آج مجھے بوے وفا آتی ہے
مرکے بدنام کیا نام محبت ہم نے
منھ پہ کچھ ڈالدو کوئی کہ حیا آتی ہے
بھر رہا ہے نفس سرد میرا دل شاید
ٹھنڈی ٹھنڈی تیرے کوچے سے ہوا آتی ہے
روندتے ہین جو وہ خونی جگرون کے دلکو
پاؤن پڑنے کو گلستان سے حنا آتی ہے
وصل مین شام سے منھ ڈھانکے سونا کیسا
نیند بنکر تیری آنکھون مین حیا آتی ہے
کہتے ہو بوندیان پڑتی ہین کہین شام کو روز
میرے اشکونکے ٹپکنے کی صدا آتی ہے
ہم یہ چلاتے ہین بیٹھے ہوے اوس کوچے مین
اسکو درد دل عاشق کی دوا آتی ہے
منھ کو آتا ہے شب تار جدائی مین جو دل
شمع دکھلاتی ہوئی آہ رسا آتی ہے
ہمکو ملجاتی ہے اپنے دل وحشی کی خبر
ٹوٹتا ہے کوئی ٹانکا تو صدا آتی ہے

کہتے ہو کیون ہے تعشق تیرے منھ پہ زردی
ہجر مین نیند کم اے ماہ لقا آتی ہے

باغمین پھولون کو روند آئی سواری آپکی
کس قدر ممنون ہے باد بہاری آپکی
بیوفائی آپ کی غفلت شعاری آپ کی
میرے دلنے عادتین سیکھی ہین ساری آپکی
ہے یقین باہم گلے ملنے کو اوٹھین دست شوق
ہوا اگر تصویر بھی یکجا ہماری آپکی
میکدے مین ٹوٹے جاتے ہین ہم لڑ لڑکے جام
مفسدہ پرداز ہے چشم خماری آپکی
جذب اے کہتے ہین آئے لینے میری قبر تک
اب یہانسے بڑھ نہین سکتی سواری آپکی

کرتی ہین اندھیرا ہاتھون کی یہ کالی بیلیان
قاتل ظالم ہوئی ہے سوگ داری آپکی

جابجا ہوتے ہین دامنگیر دل عشاق کے
ہر قدم پر آج رکتی ہے سواری آپکی

یاد ایام کہ تھا زورونپہ جذب حسن و عشق
وہ میرے دل کا تڑپنا بیقراری آپکی

ہے شب مہتاب گورے رنگ سے کپڑے سیاہ
حسن کو چمکا رہی ہے سوگواری آپکی

دو طرح کے ایک ساغر مین لبالب ہے شراب
خواب آلودہ نہین چشم خماری آپکی

میرے لاشے کو لیئے پھرتے ہین دن اہونہین لوگ
جن گلی کوچہ مین پھرتی تھی سواری آپکی

آج کسپر رحم آیا کسکو روتے ہین حضور
ہے نصیب دشمنان آواز بھاری آپکی

عہد مین مجنون کے لیلی کا رہا کیا دور دورہ
اب معشوق کے زمانے مین ہے باری آپکی

شبکو کیا کیا باغ مین جلوے تمھارے ہو گئے
چاندنی کے پھول جو ٹوٹے ستارے ہو گئے

برق موجین بنگئین موتی شرارے ہو گئے
دل جلے جب دفن دریا کے کنارے ہو گئے

فوج مژگان سے جو بگڑے سب کنارے ہو گئے
قتل ناحق دل جگر دونون ہمارے ہو گئے

دور سے جو آج مدت بعد چار آنکھین ہوئین
آب دیدہ ہو کے باہم کچھ اشارے ہو گئے

رات کو تیرا مجھے دھوکا ہوا اے ماہ رو
بیخودی مین چاند سے کیا کیا اشارے ہو گئے

بڑھتے بڑھتے آتش رخسار لو دینے لگی
رفتہ رفتہ کان کے موتی شرارے ہو گئے

عاشقون کے شیشۂ دل مین پڑے جاتے ہین بال
رونگٹون سے اور بھی رخسار پیارے ہو گئے

چھپکے افشان بام پر آئے جو تم اے رشک ماہ
چاندنی میلی ہوئی بے نور تارے ہو گئے

اس نہ آنے سے تو بہتر ہے کہ آئے وقت نزع
کچھ تو حسرت کی نگاہون سے نظارے ہو گئے

ہے زوال حسن منہ اوترا ہوا ہے یار کا
ہے جو عارض چاند کے ٹکرے ستارے ہو گئے

کیا کوئی آتش نفس آج آگیا ہے خواب مین
پھول مرجھائے ہوئے عارض تمھارے ہو گئے

اے معشوق آنسوؤن مین جب ڈبویا عشق نے
تھے ہمارے آشنا جتنے کنارے ہو گئے

دل یہان مردن بھی یاد گلبدن مین مست ہے
طائر جان [illegible] مرغان چمن مین مست ہے

ہین یہ سرشار قناعت نشہ ان آنکھون مین [illegible]
دیکھئے جسکو وہ ایک [illegible] مین مست ہے

[illegible] اوٹھالے پھر نہین اوٹھتی جو گر پڑتی ہے [illegible]
کون کہتا ہے [illegible] مین مست ہے

مست ہے اے گلبدن کیا تیرے پیراہن کی بو
بلبل [illegible] انجمن مین مست ہے

جھومتے ہین ابر بہاری اوٹھکر [illegible]
[illegible] اب [illegible] مین مست ہے

چھو کے لیتی ہے صبا انگڑائیان شاخین تمام
دیکھکر اوس مست کو جو ہے چمن مین مست ہے
روز ہے امید ہوتی ہے نگاہ لطف آج
چشم کا عاشق کی اوسی دیوانہ پن مین مست ہے
کیا جھٹک کر چلتی ہے شیدائے چشم مست پر
خون پی کر تیغ دست تیغ زن مین مست ہے
نشہ کے ڈورون سے وہ چشم خماری مست ہے
ہے عجب آہو کہ جادو کی رسن مین مست ہے

ولہ

نخل امید مین پھول آئے ہین بار آتا ہے
آمد فصل بہاری ہے کہ یار آتا ہے
یون ترے در پہ ترا عاشق زار آتا ہے
سو جگہ بیٹھ کے مانند غبار آتا ہے
دل جلایا ہے تپ عشق تپانے ایسا
میرے سایہ سے جہنم کو بخار آتا ہے
سال بھر سے ترے عاشق بھی بھرے بیٹھے ہین
دیکھ ہی لیتے ہین اگر ابر بہار آتا ہے
نالہ کرنے کو بیابان مین نکل جاتا ہون
پاس آزردگی اہل دیار آتا ہے
ساری باتین مجھے دل سے ہین تمھاری مرغوب
تم بگڑتے ہو مری جان مجھے پیار آتا ہے
شیشہ دلمین کدورت نہین رہتی بالکل
جب ادھر کو ترے کوچہ سے غبار آتا ہے
شرم آلودہ نگاہون نے مجھے مارا تھا
آنکھین نیچی کئے بالائے مزار آتا ہے
ہین وہی ناز جو تھے عاشق رفتار کے ساتھ
میرے تابوت کے ہمراہ سوار آتا ہے
دو دن مین کیا پلکون کی جاروب در جانان پر
نازکی ہوتی ہے مانع کہ غبار آتا ہے
نگہ لطف نہین گور غریبان کی طرف
پاس کچھ بھی تمھین اے اہل دیار آتا ہے
رخ ترے تیر کا ہوتا ہے جدھر کو صیاد
جان و دل سے اوسے پہلو پہ شکار آتا ہے
مجھ سے کیا پوچھتے ہو داغ ہین دل مین کتنے
تم کو ایام جدائی کا شمار آتا ہے
یون جلاتا ہے فلک گور غریبان مین چراغ
کوئی جگنو کبھی بالائے مزار آتا ہے

دیگر

منتظر تیرے ہین چشم خون فشان کھولے ہوئے
بیٹھے ہین دل بیچنے والے دوکان کھولے ہوئے
رشک مہر آتا ہے مرغان چمن کھاتے ہین دھوپ
بیٹھے ہین بازو میان آشیان کھولے ہوئے
میرے مرنے کی خبر سنکر پریشان ہوگئے
گھر سے نکلے گیسوے عنبر فشان کھولے ہوئے
حسن سے اور عشق سے ہر کوئی دلبر مین فساد
فوج غم بڑھتی ہی آہو نکے نشان کھولے ہوئے
آمد آمد ہے خزان کی جانے والی ہے بہار
روتے ہین گلزار کے در باغبان کھولے ہوئے
ہوگیا سوداگران مشک کا بازار بند
تم جو آئے گیسوے عنبر فشان کھولے ہوئے
لاش اوٹھی مجھ گریبان چاک کی کس دھوم سے
ساتھ تم ہی تھے تو بند ای جان جہان کھولے ہوئے

فرقت گل مین ہمارے خونکا پیاسا ہے باغ
صورت سوفار ہین غنچہ دہان کھولے ہوے

ولہ

بہت مضر دل عاشق کو آہ ہوتی ہے
اسی ہوا سے یہ کشتی تباہ ہوتی ہے

نہ ذبح کیجیے غیرون کو سخت جان ہین بہت
خراب آپکی تیغ نگاہ ہوتی ہے

ہین جل کے خاک ہوا کہتے ہین وہ حسرتسے
خدا کے واسطے ایسی بھی آہ ہوتی ہے

ہوائے گیسوے جانان بھری ہے جو دلمین
ہماری آہ سے آندھی سیاہ ہوتی ہے

جفا وہ کرتے ہین اے دل وفائی جا تو
نہ مضطرب ہو یہین رسم و راہ ہوتی ہے

ہر ایک سمت کو جاتی ہے دوڑ دوڑ کے آہ
عبث تلاش اثر مین تباہ ہوتی ہے

چراغ داغ مین دلنے جلائے بیٹھا ہون
سنا جو ہے شب فرقت سیاہ ہوتی ہے

گیا شباب مرا رہ گیا تعلق عشق
دل و جگر مین چمک گاہ گاہ ہوتی ہے

نہ پوچھیے شب فرقت کی تیرگی کا حال
چراغ خانہ کی لو تک سیاہ ہوتی ہے

خیال سبز خطلو نکا ہے بعد مردن بھی
ہری ہری جو لحد پر گیاہ ہوتی ہے

فراق یار مین پھرتے ہین پوچھتے ہوے ہم
اثر جو رکھتی ہے کیسی وہ آہ ہوتی ہے

تمام رات جو چلتی ہے گرم گرم ہوا
یقین ہے کسی عاشق کی آہ ہوتی ہے

بخار سرسے نکلتا ہے روکتا ہون جو آہ
سیاہ دلکے دھوئین سے کلاہ ہوتی ہے

نسیم کوچہ جانان مین جلد پہونچا دے
کہ مشت خاک ہماری تباہ ہوتی ہے

کبھی کبھی وہ مجھے سرفراز کرتے ہین
ملال روز خوشی گاہ گاہ ہوتی ہے

عجیب ناز سے آتے ہین میرے لاشے پر
قدم قدم پہ حیا سد راہ ہوتی ہے

ے

تمام رات وہ کہتے ہین کروٹین لیکر
جگر کے پار عشق کی آہ ہوتی ہے

سرشت مین ہے نزاکت حیا ہے خو تیری
نکل سکے نہ کبھی پیرہن سے بو تیری

خلاف سبکے ہوئی کی جو آرزو تیری
پھری ہوا ادھر آنے لگی جو بو تیری

جفا کا حوصلہ تمکو نہ تاب سہہ ہین
نہ اب وہ دل ہے ہمارا نہ اب وہ خو تیری

یہ اتفاق بھی دنیا مین کم سنا ہوگا
ہمارے ساتھ ہوئی دفن آرزو تیری

پڑھا جو نزع مین قرآن رہی نہ جسم مین روح
زبان بند ہوئی سنکے گفتگو تیری

ترے خیال سے فرقت مین جی بہلتا ہے
تری جگہ ہے جدائی مین آرزو تیری

کسی کے سامنے گریو نہ آنکھ سے اے اشک
کہین نہ خاک مین ملجائے آبرو تیری

ہوا ہے چاک جو شانے سے تجھ سے دلا یہ حال اپنا
جگر پہ ہاتھ ہے ہر سمت جستجو تیری

ہزاروں مر گئے پیچ و دین سیکڑوں ہے زلف
بلا کا رنگ ہے تیرا غضب کی بو تیری

کہون جو زار شکستہ دل شکستہ کو
کہ اس مین رہ گئی ہے مر کے آرزو تیرے

ہوا سے جامہ ہستی کی دھجیان اوڑجائین
قبا جو غیر کے ہاتھون سے ہو رفو تیری

برنگ گل نہ چھپا حال تنگ پوشی کا
سما گئی نہ ترے پیرہن مین بو تیری

ہنسی کو روک نہ ظالم میرے جنازہ پہ
مجھے گلا نہین اس کا یہی ہے خو تیری

عدم سے دھر مین آ گئے گوارا تھا
کشان کشان مجھے لائی ہے آرزو تیری

مرا پیام صبا میرے گل سے کہدینا
چلی گئی مجھے بیہوش کر کے بو تیری

تمام رات رہا دل سے ذکر خیر ترا
گلا کیا ہو تو شاہد ہے آرزو تیری

دوکانین عطر فروشون کی ہو گئین بیکار
بسا رہی ہے ترے پیرہن کو بو تیری

عجب نہین ہے کہ چندے تباہ ہو جائے
وفا طریق ہے میرا جفا ہے خو تیری

صدائے نغمۂ بلبل سے دل پہ چوٹ لگی
کہ یاد آ گئی کانون کو گفتگو تیری

بڑی جو دست درازی جنون کی ہے لے جیب
مجال کیا جو درستی کرے رفو تیری

دلا وہ کہتے ہین ہمکو غریق رحمت ہو
ہوئی ہے ڈوب کے اشکون مین آبرو تیری

مرے پہ کچھ نہین احتیاج چادر گل
دماغ جان مین ابھی تک بھری ہے بو تیری

دیگر

مشکل ہے آفتاب کا چھپنا غبار سے
داغ جگر عیان ہے میرے جسم زار سے

چھپتی ہے روح پیرہن جسم زار سے
جلتے ہین مثل بو چمن روزگار سے

بالونکی شکل شوق شہادت مین وقت ذبح
لپٹین میرے گلے کی رگین تیغ یار سے

اسواسطے کہ دھوپ مین ہم دل جلے رہین
رہتے ہین نخل دور ہمارے مزار سے

تر دامنی پہ اپنے دلا مثل آبشار
روتے ہوئے چلے چمن روزگار سے

ہم تھے وہ راز پوش محبت جو مر گئے
آنسو گرے نہ دیدۂ شمع مزار سے

جھک جائے تو ذرا تو گلے سے لگائین ہم
پیدا ہوئے ہین ہاتھ ہوا جیسے مزار سے

صد شکر صبح ہونے نپائی کہ مر گیا
بارے خجل ہوا نہ شب انتظار سے

ہم وہ ضعیف تھے کہ ہزاروں میان چلین
اوٹھا گیا نہ ایک دن اپنے غبار سے

پہلو سے مثل روح تڑپ کر نکل گیا
آخر رہا گیا نہ دل بیقرار سے

لاشے کو مثل کاہ اوڑا لے گئی ہوا
اوٹھائی طرح مین تیرے رہگذار سے

وحشت کا مادہ حرکت میں ہے مرکے بھی
ہم ساتھ ہے قفس جنبش باد بہار سے

دیگر

یاد رخ دیدہ پر آب میں ہے
عکس گل جامۂ حباب میں ہے

پاؤں آہستہ سے رکھ اے غافل
دیکھ تو کون کون خواب میں ہے

شب فرقت میں ہے یہ حال مرا
شمع بالیں پر اضطراب میں ہے

یاد رخ ہے دل شکستہ میں
چاندنی خانۂ خراب میں ہے

مر گیا دشت میں ترا وحشی
جو بگولا ہے اضطراب میں ہے

سوئے وہ غفلت شعار عالم میں
سبزہ اپنے لحد کا خواب میں ہے

روک اے شہسوار توسن کو
روح مجسم زار کی رکاب میں ہے

ہے وہی تو تو دیکھ بھی لیں گے
نہ چھپے گا جو اس حجاب میں ہے

دل پر آبلہ ہے کیوں نالاں
کب صدا شیشۂ حباب میں ہے

یہاں اوترتا ہے داغ سے چھالا
عکس تیری جبیں آفتاب میں

بار خاطر ہوا ہمارا دل
آپ کی زلف پیچ و تاب میں ہے

لیجیے روح بھی تڑپنے لگی
دل تو مدت سے اضطراب میں ہے

بند آنکھیں ہیں رنگ فق ہے مرا
بیخودی عشق ماہتاب میں ہے

سیر دریا کو وہ نہیں جاتے
صورت چشم جو حباب میں ہے

اثر درد دل نہاں دیکھا
میری تصویر اضطراب میں ہے

تھی کفن کی تلاش عالم کو
کوئی محبوب اس حجاب میں ہے

ہے تعشق بہار پر پیری
اب خزاں گلشن شباب میں ہے

چاک دامان قیامت کیجیے
امتحان دشت وحشت کیجیے

نقش پا تعویذ تربت کیجیے
جان نثاروں پہ عنایت کیجیے

چھوٹ جائیں ہم عذاب ہجر سے
اب تو ایسی کوئی صورت کیجیے

دیکھ بہار حسن ہے دو چار دن
ہم ہوا خواہوں سے الفت کیجیے

دور جانا ہے کہ ہے قصد عدم
مہرباں اب ہمکو رخصت کیجیے

عاشق قامت کے نالے صور میں
آپ اٹھیے تو قیامت کیجیے

مجھ سے کہتا ہے ملال ہجر یار
اب خوشی سے دل کو رخصت کیجیے

اپنے نالان کو سلایا قبر مین
جائیے اب جاکے راحت کیجئے

مفت مین مر جائین گے بیمار ہجر
دیکھئے اتنی نہ غفلت کیجئے

دشمن جان ہوگیا دل سا شفیق
آپ کی کس سے شکایت کیجئے

لوگ کہتے ہین مسیحا آپ کو
کچھ علاج درد فرقت کیجئے

وصل کی ہے رات وہ آئیکو ہین
گل چراغ داغ حسرت کیجئے

موت ملجائے کہین گر ہجر مین
زندگانی کی شکایت کیجئے

کی صفائی عاشقو نکی مرگ نے
دور اب دل سے کدورت کیجئے

قبر مین لاشا کوئی پھینک آئیگا
آپ کیون ناحق کی زحمت کیجئے

موت ہے غارت گر یکی تاک مین
جمع کیا اسباب راحت کیجئے

جوہری ہین ایسی چیزون کے حضور
آبروے اشک حسرت کیجئے

۸

اے لعشق چار دن ہے زندگی
دشمنون سے بھی محبت کیجئے

اسقدر نایاب دنیا مین محبت ہوگئی
چشمۂ آب بقا چشم مروت ہوگئی

رخصت فصل بہار مین قیامت ہوگئی
رو رہے ہین باغبان بلبل کو وحشت ہوگئی

ابتو یہ طول شب فرقت سے حالت ہوگئی
دل سے رو رو کر امید وصل رخصت ہوگئی

بیٹھے بیٹھے اپنے دلکی غیر حالت ہوگئی
دوستو جلدی خبر لینا قیامت ہوگئی

صم صفیران چمن کی غیر حالت ہوگئی
اسقدر اپنی گرفتاری کو مدت ہوگئی

مرگ درمان مریضان محبت ہوگئی
آج باری کے طبیبو تم کو فرصت ہوگئی

اب اگر تخفیف ہوتی ہے تو گھبراتا ہون مین
درد دل اتنے دنونسے ہے کہ عادت ہوگئی

پوچھتا ہے جب کوئی کبسے جدا ہو دلسے تم
لاکے آنسو مین یہ کہتا ہون کہ مدت ہوگئی

ہے عنایات خدا ہم بیکسون پر بعد مرگ
دھوپ جب تربت پہ آئی ابر رحمت ہوگئی

تا قیامت اب تپ غم کا ہمارا ساتھ ہے
دم نکل سکتا نہین ایسی نقاہت ہوگئی

روح آنکھونسے روانہ ہوگئی اشکونکے ساتھ
آج رونے سے تیرے گریانکو فرصت ہوگئی

کچھ نہ تھا جز لاشہ پروانہ ہنگام سحر
شمع بھی روتی ہوئی محفل سے رخصت ہوگئی

کرتے کرتے آہین روتے روتے آخر مر گیا
آج مجھکو آپکے کامون سے فرصت ہوگئی

باغ عالم کو بھی دیکھا انتہا کا بے ثبات
رفتہ رفتہ چشم نرگس داغ حسرت ہوگئی

خانہ تاریک دل کبسے ترا تھا بے چراغ
مجھکو شمع داغ حسرت بھی غنیمت ہوگئی

مر گیا پر ہے ابھی تک تجھ سے وحشت خلق کو
دیدۂ غول بیابان شمع تربت ہوگئی
ہم وہ بلبل تھے اوٹھایا جب چمن سے آشیان
باغبان کو باغ کی صورت سے نفرت ہوگئی
تیرے ہاتھونکو ہوا رنگ حنا بار اسقدر
نازکی سے درد کی شانیمین شدت ہوگئی
مژدہ باد اے دل دیا حکم اوسنے میرے قتل کا
قید ہستی سے رہائی کی اجازت ہوگئی
عمر بھر چھانی جو خاک اس در کی یہ حاصل ہوا
ایک تربت کی جگہ ہم کو عنایت ہوگئی
حسن ہو یا عشق ہو تقدیر اچھی چاہیے
قیس دیوانہ ہوا لیلی کی شہرت ہوگئی
واے بیدردی تماشا ہوگئے ہین داغ عشق
دل کو لے بیٹھے جہان ہم جمع خلقت ہوگئی
دیکھتے ہین وہ ہمارے آفتاب داغ کو
ہاتھ آنکھون پر دھرے ہین سرخ رنگت ہوگئی
پھول داغونکے لیے پھرتے ہین دیوانے تیرے
کوچہ و بازار مین بوے محبت ہوگئی
[illegible] مین پہنین چھینٹین جو میرے خونکی
آپ کی پوشاک مین بوے محبت ہوگئی
ٹھیک رہتا تھا اسی الفت مین بیمار ہجر
تیرے کوچہ سے ہوا آئی تو فرحت ہوگئی

اے تعشق رنج تھا جبتک کہ ہم وہ دور تھے
سامنا ہوتے ہی پھر باہم محبت ہوگئی

ہوگئے عش اہل نار ایسی حرارت لیکے
دل جلے تیرے جہنم پر بھی سبقت لیکے
بند کرتے ہی ہوئی شق جا بجا سے گور تنگ
حسرتین اتنی مریضان محبت لیکے
کس قدر رکھتے تھے چشم عالم مین سبک ہم تیرہ بخت
چند پروانے اوڑاکر شمع تربت لیکے
تھا وہ تر دامن اوڑی جب خاک میری قبر سے
آبر وا وسکو سمجھکر ابر رحمت لیکے
پوچھتے کیا ہو شب فرقت کی بیدار کا حال
آنکھ کیونکر بند ہوتی ہے یہ حسرت لیکے
ہجر مین رونیکو بیٹھا تھا اب اوٹھ سکتا نہین
کیسے آنسو تھے کہ دل کی ساری طاقت لیکے
کب ہوئی تربت پہ مٹی ڈالنی کی احتیاج
خاک وان دہرسے جب ہم کدورت لیکے

گھر رہے ہین دیکھئے پلند آئے شب کسطرح
آج نالونکی تعشق ہم نے رخصت لیکے

پہونچے جو مثل ابر ہم آنسو بھرے ہوئے
برسے لگے جو خشک بیابان ہرے ہوئے
آنسو بھر آئے دیکھ کے بادل بھرے ہوئے
صحرا کے ساتھ زخم جگر کے ہرے ہوئے
خالی ہوے جو آنکھونکے بادل بھرے ہوے
گلزار و کوہ و شہر و بیابان ہرے ہوے
خوف شب فراق سے تھرا رہا ہے دل
دامن مین طفل اشک چھپے ہین ڈرے ہوے
وہ نخل خشک تھے نہ مبارک ہوئی بہار
بجلی گری فلک سے ذرا جب ہری ہوے

اوٹھتے ہین امتحان کو بادل بہار کے
ہم بھی بہت دنون سے ہین ایدل بھرے ہوئے
چمکی جو جوشش مین تیرے وحشی کی برق آہ
اوٹھے ہین آشیانونمین طائر ڈرے ہوئے
کھینچو نہ میرے سینہ سے اے قاتل جہان
تم کیا کروگے تیر لہو مین بھرے ہوئے
بیتاب ہے پے سر شوریدہ تیغ یار
لڑکون کے دامنونمین ہین پتھر بھرے ہوئے
وحشت سرائے دہر مین آیا نہ پھر کوئی
ایسے گئے یہان سے مسافر ڈرے ہوئے
آنکھین ہین اپنی عالم غربت مین سدراہ
ہین ہر قدم پہ اشک کے دریا بھرے ہوئے
نالے مین کیا کرون شب تاریک ہجر مین
چپکے ہین آج مرغ سحر تک ڈرے ہوئے
جھنجھلا کے باغبان نے مجھے ذبح تو کیا
اب رو رہا ہے منہ کو قفس پر دھرے ہوئے
اللہ رے پاس الفت پروانہ بعد مرگ
روتی ہے شمع سامنے لاشہ دھرے ہوئے

ولہ

ہم اسیرون سے عشق کامل ہے
ہر قفس چاک صورت دل ہے
ہم ہین سوختن ہین اور دل ہے
مہربان- دیکھنے کی محفل ہے
ہنستے ہو چاک جیب پر ناحق
یہ تقاضائے وحشت دل ہے
میرے لاشہ پہ آکے وہ بولے
اوس طرف بیٹھئے جدہر دل ہے
شب فرقت مین کوئی پاس نہین
ایک بس مین ہون اک مرا دل ہے
مجھ مین طاقت کہان جو لون کروٹ
شفقت بیقرارے دل ہے
ہین تو نکلا تمھارے کوچے سے
آج اکیلا مرا وہان دل ہے
ہل رہے ہین تمام جزو بدن
کس قدر بیقرارے دل ہے
تجھکو کیا قدر میرے رونے کی
اشک میرا ایک پارۂ دل ہے
فرش گویا ہے آب گینے کا
اوس گلی مین یہ مجمع دل ہے
نامہ بر غرق ہے پسینہ مین
خط مین مضمون سوزش دل ہے
عاشقونکا کبھی نہ دخل ہوا
گھر تیرا ہے کہ خانۂ دل ہے
تیرے در کی زمین کا کیا کہنا
یہ جگہ تو سجدے کے قابل ہے
ہون ہم ایسے خود کہ جب کوئی بولا
ہین یہ سمجھا کہ نالہ دل ہے
دن چڑھے گا نہ ہم غریبون کو
کوچ ہمراہ شمع محفل ہے
یاد کرتے ہین چشم کا بہنا
بستر اپنا قریب ساحل ہے
کانپتے ہین بگولے اوٹھتے ہین
خاک مجھ ناتوان کی شامل ہے

تجھپہ اے کشت پائمال امید
خرمن اشک ہمکو حاصل ہے
زور سے آہ کر نہین سکتا
زخم دل ہین وہ سخت مشکل ہے
ہون مین تیغ فراق سے مجروح
زخم کو التیام مشکل ہے
میرے دل کو جلا رہے ہین رقیب
آج بندہ بھی شمع محفل ہے
شمع و پروانہ جلکے ہوگئے خاک
کون کہتا ہے وصل مشکل ہے
شام سے ہین روانہ پروانے
صبح تک قصد شمع محفل ہے
اشک بہتے نہین ترے آگے
آج سکتے مین شمع محفل ہے
اوٹھ سکے کیا پئے جواب سلام
دست نازک مین آپکے دل ہے
آئینہ خانہ ہے یہ بزم جہان
اک یہان ایک کے مقابل ہے
دل مجنون مین کیا برائی تھی
تجھکو لیلی جو فکر محمل ہے
کیون چمک ہو نہ میرے زخمون مین
غیرت ماہتاب قاتل ہے
قتل کرنا ہے بیگناہونکو
کس تردد مین آج قاتل ہے
مفت بدنام ہو رہی ہے نقاب
میرے اونکے حجاب حائل ہے
میری باتون کو سن کے نیند آئی
کیا میرے حال سے وہ غافل ہے
اکثر آتی ہے زلزلہ مین زمین
بیقرارونکی خاک شامل ہے
تن سے چھٹکر ہے روح آوارہ
آج لیلی بغیر محمل ہے
سر کسے دون کسے نہ دون العشق
سنگ طفلان ہے تیغ قاتل ہے
زرد ہے رنگ زعفران کی طرح
حال میرا ہنسی کے قابل ہے

اے لعشق بیان کیا کیجیے
کچھ دنون سے جو حالت دل ہے

درد سر ہے جلد بتلا دے دوکان حداد کی
اے جنون تجھکو قسم ہے تیشۂ فرہاد کی
باغمین اوس سرو قد سے عرض ہے شمشاد کی
بندگی مقبول ہو اس بندہ آزاد کی
آپکے مجنون کی آتی تھی صدا فریاد کی
آؤ کچھ باتین کرین باہم دل ناشاد کی
جب اسیران گذشتہ کی حکایت یاد کی
رات بھر بیٹھا رہا نیند اوڑگئی صیاد کی
رولی شیرین جب کسی طائر کو دیکھا کوہ پر
فرط الفت سے یہ جانا روح ہے فرہاد کی
رات بھر مطلق نہ آئی نیند ایسا جی لگا
صبح تک باتین سنین ہمنے دل ناشاد کی
باغ کے حسن گذشتہ کا اسیرونسے ہے ذکر
یا الٰہی بند ہو جائے زبان صیاد کی

دم نکلنا کوئے جانانسے نکلنا یاد ہے
ہم یہ دو باتین نہ بھولے عالم ایجاد کی

قصۂ مہر و وفا دنیا مین باقی رہ گیا
حسن شیرین کا نہین وحشت نہین فرہاد کی

نقل کو پہچانتے ہین اصل سے بنیاد ہین
قالب خاکی جو پایا تب سے ہمنے یاد کی

لی نہ کروٹ تک پکارا فتنۂ محشر ہزار
دیکھیئے کب نیند بھرتی ہے دل ناشاد کی

کوئے جانانسے نہین آتی صدا نالونکی آج
کیون صبا کیسی طبیعت ہے دل ناشاد کی

ضد سے ہے تعریف گلچین ہم اسیرونکی حضور
دل لگے ٹکڑے کر رہی ہے گفتگو صیاد کی

پاؤن اپنے سو گئے ملتے ہی سامان جنون
مول لیکر پھیر دین پھر بیڑیان حداد کی

کیا چھپے ناحق بہایا تھا اسیرونکا لہو
بوئے خون دیتی ہے مٹی خانۂ صیاد کی

اب پڑے رہتے ہین مثل نقش پا آرام سے
درد دل اوٹھتا نہین کیا ضعف نے امداد کی

وحشیان کوہ و صحرا سے ملے جاکر بہم
ذکر آیا قیس کا باتین رہین فرہاد کی

جسکو جیسی بن پڑی کیا اختیار اے مہربان
دلنے کوچہ آپکا اور ہمنے نجد آباد کی

ہمنے لی راہ عدم روکا کئے دام قفس
ہو گئین بیکار ساری کوششین صیاد کی

دیکھکر روئی خوشی حسرت سے مجکو دیکھکر
جب بنا ڈالی گئی اپنے دل ناشاد کی

کوئی وحشی اسطرح سے کم ہوا ہوگا اسیر
قبر زندان مین بنائی ہے تیرے ناشاد کی

تھا تردد ایک مدت سے نہ تھی دلکی خبر
آنسوؤن نے آج آکر کیا طبیعت شاد کی

وحشیون مین آمد فصل بہاریکی ہے دھوم
بیڑیان آواز دیتی ہین مبارکباد کی

مجھسے مل اے فاختہ میرا تیرا قصہ ہے ایک
مجکو الفت قد جانان کی تجھے شمشاد کی

مجکو حیرت ہے وہ الفاظ آج بولے ہین حضور
حال خود پوچھا عجب بات آپنے ارشاد کی

درد الفت نے قدم رنجہ کیا شادی ہوئی
دل میرا ٹوٹا صدا آئی مبارکباد کی

اے الفت عاشقون کے خوش و خرم دل رہین
ہو نہ بربادی کسی کے خانۂ آباد کی

تیری گلی سے پریشان و اشکبار آئے
سحر مین ہم دل بیمار کو اوتار آئے

کبھی نہ ہوش مین ہم اے خیال یار آئے
کسیلئے در پہ گئے جب اوسے پکار آئے

بنی ہے کیا دل بیتاب پہ خدا جانے
کچھ آج اشک بھی آنکھونسے بیقرار آئے

کمال عشق مین وہ اعتبار لیکے گئے ہم
عدم مین غل ہے کہ یکتاے روزگار آئے

ہماری خاک پڑی ہے تمہارے کوچہ مین
ذرا نسیم سے کہدو نہ بار بار آئے

کمال شہرۂ الفت گران بخاطر تھا
سبک ہوئے جو ہین سب قبر مین اوتار آئے

وہ عندلیب ہین مر جائین گر خزان مین ہم
عدم سے خاک اڑاتی ہوئی بہار آئے
کہین پہ چھوٹ گیا دل کہین پہ رہ گئی روح
ہم اسقدر ترے کوچہ سے بیقرار آئے
تمہارے کوچہ مین جاکر کبھی نہ بہلا دل
خبر کے واسطے آنسو ہزار بار آئے
یہی نشان ہے خود رفتگان الفت کا
کہ نیند آئےگا وسے جو سر مزار آئے
تمہارے وحشیون مین ہین وہ صاحب شہرت
ہمارے نام سے پتھر ہزار بار آئے
ہمارے بعد یہ ہے حال ہم سفیرون کا
اس آشیان مین صدا دی وہ ہم پکار آئے
زوال حسن ہے روکا نہ پاسبان نے ہمین
تری گلی کیطرف سے ہزار بار آئے
تڑپ کے برق بھی کہتی ہے تیرے نالون سے
مری طرف نہ کوئی آہ کا شرار آئے
صبا نے دی ترے وحشی کی قبر پر جاروب
پئے طواف بگولے ہزار بار آئے
شب فراق مین آرام ہے دلا معیوب
مین خود تڑپنے لگون جب تجھے قرار آئے
عجب نہین ہے مرے سوز داغ فرقت سے
زمین کو بھی پسینہ دم فشار آئے
خفا نہو جو تمہاری گلی مین دفن ہوے
ہزار بار سب آئے ہم ایک بار آئے
ریاض دہر مین ہم اپنی بے ثباتی پر
عرق عرق ہمہ تن مثل آبشار آئے
یہ رشک ہے ترے کوچہ کے آنیوالون سے
ہوا کے ساتھ نہ ہرگز مرا غبار آئے
وہ نیند آئی کہ تا روز حشر سوئے ہم
نسیم آہ کے جھونکے جو پانچ چار آئے
یہ حرمت شب فرقت کی ہے تجھے تاکید
کبھی نہ خاک سوی چشم انتظار آئے
نسیم آہ ہے اس کام پر فقط معمور
تری طرف سے نہ دلمین کبھی غبار آئے
تمام گرد کدورت ہے قالب خاکی
عدم سے قلب پہ ہم لیکے یہ غبار آئے

۹

وفور رحمت معبود اے عشق دیکھ
امید وار شفاعت گناہ گار آئے

معشوق ندا کی رعایت ہر یجان لازم ہے
آبروے دل بیتاب و توان لازم ہے
دل سوزان نہو سینہ مین دھوان لازم ہے
کچھ تو اوجڑے ہوئی بستی کا نشان لازم ہے
چھٹ گئے ہم قافلہ والون سے رہے جاتی ہین
اور جلدی تجھے اے عمر روان لازم ہے
ورنہ چھپتا نہین انسان کہے یا نہ کہے
کب برائے دہن زخم زبان لازم ہے
لکھ کے خط یار کو آنسو نہ بہاؤن کیونکر
کہ عریضہ کے لیئے آب روان لازم ہے
موت کو بھیجدو گر خود نہین منظور آنا
کچھ نہ کچھ اسکا علاج خفقان لازم ہے
شیشہ دل ہے اسے ٹھیس نہ لگنے پائے
احتیاط آپکو اے جان جہان لازم ہے

ہم سے اور دل سے رہین انکو باتین تا صبح
درد کا سوختہ جانونسے بیان لازم ہے

سر کو مر جائین نہ ٹکرا کے اسیران قفس
شور اتنا نہین اے برگ خزان لازم ہے

اونپہ عالم ہے نہ کیو عالم وحشت ہو بیان
موسم گل مین وفور خفقان لازم ہے

ولہ

ہین وہ آمادہ مری لاشے پہ آنے کے لیے
کیا کرین شرم و حیا مانع ہے جانے کے لیے

لو نکیرین آئے تربت مین ستانے کے لیے
کیا بلایا تھا ہمین باتین سُنانے کے لیے

موسم گل ہو گیا آمادہ جانے کے لیے
اور جگہ ڈھونڈھ لے کئے ہم آشیانے کے لیے

خاک اوڑا رکھی ہے کیون چرخ اوٹھانے کے لیے
نقش پا ہین ہم تو خود بیٹھے تھے جانے کے لیے

کس قدر جلدی مجھے محبوب کے آئی ہے
خود سواری بھیجدی اوسکے بلانے کے لیے

ہم صفیرو کیجیو اتنی توجہ بعد ذبح
پر میرے لے جائیو تم آشیانے کے لیے

قدر دانی آپ کی ہم ناتوان کیا روئینگے
دل مین طاقت چاہیے آنسو بہانے کے لیے

یون نہ آئے ایک دن لاشے پہ آج آئے حضور
کچھ بہانہ ڈھونڈتے تھے آپ آنے کے لیے

حشر کو کہتے اوٹھے خوابیدہ گان کوئی دوست
کس مرے کی نیند مین آئے جگانے کے لیے

دیکھ لون مین آخری دیدار آنکھین کھول کر
اپ اترین قبر مین شانا ہلانے کے لیے

روتے روتے مر گیا تھا مین جو یاد زلف مین
شبنم آئی قبر پر چادر چڑھانے کے لیے

سانپ پانی کا مری آنکھون مین ہے ہر موج آب
آج اوسنے بال کھولے ہین نہانے کے لیے

باغبان کیا کیا مرے دم کے ہین جلوے باغ مین
برق جگنو بنگئی ہے آشیانے کے لیے

زخم اے جراح ہین اوس شرمگین کی تیغ کے
آئیو منہ پھیر کر ٹانکے لگانے کے لیے

دل جگر مین ہو گئے ناسور کیا جی خوش ہوا
اور دو آنکھین ملین آنسو بہانے کے

ایڑیان ہم یان رگڑتے ہین خمار مرگ ہے
وان کھلی جاتی مینہدی نیند آنے کے لیے

تھا وہ پروانہ کہ روئی شمع مجکو رات بھر
صبح کو آئی صبا لاشہ اوٹھانے کے لیے

عاشق یکرنگ ہون اسکی رعایت ہے ضرور
مل کے مینہدی آؤ تلوارین لگانے کے لیے

ہین وہ غمدیدہ اگر کچھ بھی ہمین دیتا فلک
خاک حسرت مول لیتے گھر بنانے کے لیے

خانہ دل کیا بگاڑا ہے کہ فرماتے ہین وہ
اب تو معمار ازل آئے بنانے کے لیے

دست رنگین سے گرا ہے دل میرا جب مثل گل
فصل گل دوڑی ہے آنکھونسے اوٹھانے کے لیے

ہم یہان اے ضعف ٹھنڈی سانس بھر کر رہ گئے
وہان اوٹھے پردے ہوائے سرد آنے کے لیے

آنکھ بھی کھولین نہ پامال آپ کی رفتار کے
فتنۂ محشر اگر آئے جگانے کے لیے

ہم بہل جاتے ذرا ہوتا جو زندہ ابن قیس
دو گھڑی دل بیٹھتے رونے رولانے کے لیے
رشک ایسا ہے مرے پہلو مین دلکو دیکھکر
کیا بگڑ کر اوٹھ کھڑے ہوتے ہین جانے کے لیے
لاش اوٹھا چاہتی ہے وہان شہید ناز کی
آپ کیا بیٹھے ہین یہان مہندی لگانے کے لیے
حسرت و ارمان سے ملکر دل کیا آباد خوب
مجھکو بھیجا تھا نئی بستی بسانے کے لیے
دیکھنا اے دل اوٹھا ہے کس طرح کا ابر یاس
خرمن امید پر بجلی گرانے کے لیے
ایک قطرہ بھی نہ قاتل نے دیا ہنگام نزع
اشک دوڑے تشنگی میرے بجھانے کے لیے

ولہ

شہادت دل پر اضطراب ہوتی ہے
کسیکی فوج مژہ فتحیاب ہوتی ہے
کسی سے دشت نوردی کی وجہ کیا کہیے
شکایت دل خراب ہوتی ہے
بغیر جان لیے کیون چلی گئی شب ہجر
کہ صبح باعث شرم و حجاب ہوتی ہے
نہ گھر مین اور نہ آتا ہے اوس گلی مین قرار
عجیب شکل دم اضطراب ہوتی ہے
یہ فیض بعد فنا بھی ہے چشم گریان کا
مرے مزار کی چادر سحاب ہوتی ہے
کسے قبول ہے یہ گاہ گاہ شادی وصل
طبیعت دل غمگین خراب ہوتی ہے
ہے دفن ہونے کو لاشہ تمھارے گریانکا
مگر زمین کی مٹی خراب ہوتی ہے
مین ہون وہ عاشق رخ فرد مرے عصیانکی
مقابل ورق آفتاب ہوتی ہے
جب آکے روتے ہین مجھ دل جلے کی قبر پہ ابر
جو بوند پڑتی ہے اشک کباب ہوتی ہے
بھری ہین نشہ سے ایسی وہ نرگسی آنکھین
کہ جیسے جام مین مملو شراب ہوتی ہے
اوس آفتاب سے جو فیض یاب ہوتا ہے
ضیا مین چاند کا ٹکڑا آفتاب ہوتی ہے
یہ پاس ہے دل مجروح کا جب آتے ہین
ضرور چاند سے منہ پر نقاب ہوتی ہے
ہے دل جلا کوئی بیدار اونھین یہ فکر نہین
چراغ بجھتے ہی تدبیر خواب ہوتی ہے
یہ کہتی ہے شب فرقت نہ کھو میری تربت
ذرا جو دل کو تمنائے خواب ہوتی ہے
گلا گلا کے تری شرم نے مجھے مارا
کفن کے واسطے کافی نقاب ہوتی ہے
بڑھی ہوئی ہے گلو لنے کمین تری رنگت
کہ عکس رخ سے گلابی نقاب ہوتی ہے

ولہ

ایسی دل سوز حسینونکی پلک ہوتی ہے
سانس لینے سے کلیجہ مین کسک ہوتی ہے
دل مجروح ہوا ہے نہین ہوتا بیتاب
مشک افشان تری زلفونکی مہک ہوتی ہے
صورت دود جگر ہجر مین اوٹھتے ہین سحاب
برق کے دل مین بھی اور ہی چمک ہوتی ہے

رات کو داغ سے پھاہا جو سرک جاتا ہے
روشنی صبح کی بالائے فلک ہوتی ہے

ہے یہ نزدیک قدم رنجہ کرے فصل جنون
سرامادہ سودامین دھمک ہوتی ہے

برگ گل مین کوئی کانٹا نہ چھپا ہو صیاد
ہم اسیرون کے کلیجے مین کھٹک ہوتی ہے

دل اڑے جاتے ہین بجھتے ہین چراغ ہستی
دامن افشان ترے پلکونکی جھپک ہوتی ہے

دلسے منہ پھیرتی ہین تابے تو انکی تو چین
حسن کی ناز کی جانب سے کمک ہوتی ہے

جسقدر ہوتی ہے کانٹونکی زبانمین تیزی
آبلونمین وہی پانی کی جھلک ہوتی ہے

تھا وہ دیوانہ رخسار جب آتی ہے بہار
قبر کی خاک مین پھولونکی مہک ہوتی ہے

اب کہان چھوڑتی ہے دلکو وہ غصے کی نظر
صف مژگانکی طرف سے بھی کمک ہوتی ہے

کچھ نہوتا تو نہوتی خفقان کی شدت
حیف ہے قبر پھری زیر فلک ہوتی ہے

دیکھیے داغ دل سوز انکو بھلا کیا کوئی اور
چشم خورشید قیامت مین کھٹکتی ہے

یاد آتے ہین جو گیسو تو چمک جاتے ہین داغ
شب یلدا مین ستارونکی چمک ہوتی ہے

ولہ

خلخال اونکے پاؤنکی زرگر بنائین گے
طوق گلوے فتنۂ محشر بنائین گے

ہم خون آرزو کا جو مصحف بنائین گے
تجکو گواہ اے دل مضطر بنائین گے

اپنا مزار متصل در بنائین گے
گھر بھی تمھارے گھر کے برابر بنائین گے

کہتے ہین وہ یہ سرمہ کا دنبالہ پونچھ کر
اس نیچہ کو توڑ کے خنجر بنائین گے

پھیلا حضور ہاتھ کا دیدیجئے ہمین
دل کے جہاز کا اسے لنگر بنائین گے

ہنس ہنس کے پھول توڑ رہے ہین وہ باغمین
میری لحد کے واسطے چادر بنائین گے

افتادہ رہنے دی تھی زمین دلکی اسلیئے
امید تھی کہ آپ یہان گھر بنائین گے

جان جہان ہو خط تمھین لکھین گے ہم اگر
تار نفس کو توڑ کے مسطر بنائین گے

فرماتے ہین مرے دل نازک کو توڑ کر
دیکھین تو شیشہ گر اسے کیونکر بنائین گے

بنتی ہے روز زلف معشوق کے سامنے
دیوانہ اسکو آپ معتبر بنائین گے

۱۰

تمام شد

۱۲۹۳۵
LYTTON LIBRARY
MUSLIM UNIVERSITY

ریظ - ریختۂ کلک گہر سلک ادیب اریب جناب مولوی مرزا محمد ہادی صاحب عزیز عُمّم فیوضہم

شعرا کی تاریخ مین ولی سے لیکر اسوقت تک اگر دیکھو تو شاعری کے مختلف ادوار نظر آینگے
زمین شعر کے چپے چپے پر ایسی ایسی خوشنما اور دلفریب کیاریان بنائی ہین جنکی نزہت
وطراوت روح مین طرح طرح کے جذبات پیدا کرتی ہے ہر پھول کے رنگ مین نئی بہار
جھلک رہی ہی کہین میر و مرزا کی گلکاری خیال کہین غالب و مومن کی چمن بندی
کہین آتش و ناسخ کی نخلبندی اس باغ کے سیر کرنے والے ششدر ہین حیران
ہین کہ دو آنکھون سے کیا کیا دیکھین ایک دل کس کس کا خیال اٹھاے - مبداء فیاض
کا وسیع خزانہ کسقدر نا محدود ہے - ہزار ہا دوشیزگان مضامین جو قاصرات الطرف
ہین اس چمن زار کے گوشہ گوشہ مین نظر آرہے ہین ہر جلوہ رنگین ایسا دلفریب ہی کہ
نگاہ ہونکا واپس ہونا مشکل ہے - معاملہ بندیان جذبات صادقہ اغراض نفسانیہ
کی بولتی ہوئین تصویرین اور قیامت ڈھا رہی ہین درد و غم نشاط و سرور
بیم و رضا یاس و امید اطمینان و ہراس شوق و ناکامی سعی و جستجو ہزارون
نقشے آنکھون کے سامنے کھچے ہوے ہین کہین نازکخیالیان دہلی کے موقلم کی صنعت
لیکن نکتہ سنجان لکھنؤ کی مصوری ہے یہ دیوان جسکا ایک اعلیٰ نمونہ ہے اور لکھنؤ کے
مشہور جادو بیان سید صاحب تعشق کی افکار عرش پیما کا نتیجہ ہے - اردو کے اہل البیت
مین جو ائمہ فن خوبی زبان فصاحت - تاثیرات و جذبات - سہل ممتنع - شوخی رنگینی -
درد - روزمرہ جدت حسن کی ادائین عشق کے کارنامے دیکھنا چاہتے ہین وہ آج لکھنؤ
کے گل سرسبد کے کلام مین دیکھین - میرے خیال مین خواجۂ آتش کے بعد لکھنؤ کی شاعری کا
سہرا تعشق کے سر رہا کسی دوسرے کو اسمین حصہ نہین ملا - اس میدان کے فرسان آپ ہی

اپنے گھوڑون کو سرپٹ دوڑاتے رہے مگر انکے قدم تک پہونچنا مشکل ہو گیا سچ ہے شاعر فطری ہوتا ہے اکتساب سے اسکو کوئی تعلق نہین -

تعشق سرزمین لکھنؤ کا ایک ایسا آفتاب ہے جسنے خاص لکھنؤ کی شاعری کو معراج کمال پر پہونچایا مرثیہ گوئی بھی بڑے پایہ کی تھی غزلگوئی مین تو عاشقانہ رنگ ایسا کہا جیسے میر نے درد انگیز اشعار ایسے سادگی و رنگینی مین ہر شعر قیامت ڈھا رہا ہے لکھنؤ کی شاعری مین اس متخلص نے چار چاند لگا اور یہ دکھا دیا کہ دیکھو معاملات عشق کی اصلی تصویرین یون دکھاتے ہین -

لکھنؤ کے نقادان فن اس شاعر باکمال کے جوہر اچھی طرح جانتے ہین لیکن ملک کے اور اطراف کے قدر شناس کم واقف ہین - اسوقت اسکی ضرورت تھی کہ انکا دیوان پیش کیا جائے - اسکے پہلے تعشق کی چند غزلین معیار مین شائع کیگئین گویا اس مائدہ نعمت کی چاشنی صاحبان مذاق کو چکھائی گئی ہر طرف سے سخنورون نے اشتیاق ظاہر کیا - آخر میرے مکرم دوست حکیم سید علی محسن خانصاحب آبر نے ان جواہرات بیش بہا کو نہایت کوشش بلیغ سے جمع کیا اور زبان اردو پر ہمیشہ کیلئے ایسا احسان کیا جس سے وہ کبھی سبکدوش نہین ہو سکتی -

آئندہ اور دواوین غیر مطبوعہ شعراء نامی کے وقتاً فوقتاً شایع ہوتے رہینگے -

عزیز

لکھنؤ نخاس جدید

نتیجۂ افکار جناب عزیز لکھنوی

مزین ہوا حلیۂ طبع سے اب
لکھا کلک نے مصرع طبع فوراً

کلام بلاغت نظام تعشق
چھپا روح عالم کلام تعشق
۱۳۲۷ھ

CALL No. ٨٩١۴م٣١
د٣٣ش

ACC. No. ١٢٩٣٥

AUTHOR نقش

TITLE دیوانِ نقش

٨٩١۴م٣١
د٣٣ش
١٢٩٣٥
نقش
دیوانِ نقش

Date	No.	Date	No.
T 07.10.06 9237			

MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over - due.